پیاسنگ عید

حنا اسد

ناولٹ

سرخ عروسی لباس میں ملبوس کمرے کے وسط میں کھڑی ہوئی وہ ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ جو بڑی ہی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا دیواروں پر آف وائیٹ پینٹ کے ساتھ گرے ٹچ دیا گیا تھا ایک اور

دیوار کی جگہ شیشے کا سلائڈنگ ڈور تھا جو ٹیرس میں کھلتا تھا اس پر گرے اور آف وائٹ رنگ کے بھاری ڈیزائنر پردے لگے تھے سارا فرنیچر جدید طرز کا قیمتی اور خوبصورت تھا ہر شے اسکے مالک کے اعلی ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔ دلہن کے روپ میں وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی رونے کی وجہ سے ناک اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

جو کچھ اس کے ساتھ ماضی میں ہو چکا تھا وہ اس نئے رشتے کو نبھانے کی فی الوقت سکت نہ رکھتی تھی وہ اپنے ماضی کی تلخ یادوں میں الجھی گہری کشمکش میں مبتلا تھی۔۔۔ چہرے پر درد و کرب کے آثار بیحد نمایاں تھے۔۔۔ نجانے کس طرح وہ اپنے نازک وجود پر اتنے بھاری کپڑے اور زیور کا بوجھ برداشت کر رہی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے آنے سے پہلے وہ اپنے وجود کو زندہ زمین میں گاڑھ لے

۔۔۔

وہ اپنی کربناک سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر چونک کر سیدھی ہو گئی اور سامنے پڑی فروٹ باسکٹ سے چھری نکال کر دائیں ہاتھ میں چھپا کر کمر عقب میں کر لی۔۔ بایاں ہاتھ دل پر رکھ کر انتشار شدہ دھڑکنوں کو قابو کرنے کی
جدوجہد کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

تبھی سوٹڈ بوٹڈ رومان عالم اپنے جاہ و جلال سمیت کمرے کا دروازہ کھول کر جیسے جیسے اسکی طرف قدم اُٹھاتا ہوا آرہا تھا۔۔۔اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتا آرام دہ حالت میں آنا چاہتا تھا۔۔۔

اسکی جیسے جان لبوں کو آئی اسے اپنے سرخ یاقوتی کٹاؤدار لبوں کو بے دردی سے کچلتے ہوئے اسے دیکھا ..وہ پل میں اس تک پہنچا تھا.اشک کی سانسیں منتشر ہو گئی تھی کچھ ہی لمحوں میں.

رومان عالم نے اسکے ملکوتی حسن کو دیکھا تو جیسے وقت تھم سا گیا۔۔۔

آج قدرت نے اسکے صبر کا پھل کتنا تحسین آمیز دیا تھا کہ پروردگار کے اس انمول تحفے پہ وہ دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

Facebook groups : Readers Choice,

اسکے دمکتے ہوئے روپ کے سامنے آسمان پر چمکتے ہوئے چاند کی روشنی بھی ماند پڑ رہی تھی۔۔وہ کمرے کے وسط میں پورے طمطراق سے اپنے گھائل کر دینے والے حسن کے ساتھ ایستادہ تھی۔۔۔

رومان عالم کی نگاہیں اس پری وش کے دلکش چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔اشک نے اسے خود کو اس کی نظروں کی حدود سے بچانا چاہا اسکی نظروں تپش سہنا محال ہوئی۔۔۔ تبھی اسکی سلگتی نظروں سے بچنے کے لیے الٹے قدم لیے مگر دبیز قالین اور بھاری عروسی لباس میں پاؤں رپٹ گیا۔۔اس کے غیر متوازن ہونے سے کلائیوں میں موجود کانچ کی چوڑیاں چھنک سی گئیں۔۔۔

سارا کمرہ جیسے جھنجھنا اٹھا۔

"آ۔۔۔آ۔۔۔آپ۔۔۔

آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی؟؟؟؟

حال یہ تھا کہ وہ اس کی بانہوں کے حصار میں اس کے کالر کو سختی سے ایک مُٹھی میں جکڑے خود کو گرنے سے بچا بھی رہی تھی اور شدت سے چِلا بھی رہی تھی۔۔۔

"محترمہ کسی خوش فہمی میں مت رہنا کہ تمہارے حسن کے چمکاروں کی تاب نہ لاتے ہوئے کھینچا چلا آیا میں نے تمہیں جسٹ گرنے سے بچایا ہے۔۔۔احسان ماننے کی بجائے الٹا مجھ پر ہی رعب جما رہی ہو

۔۔۔

اور ذرا غور فرماؤ تو اس وقت تم میرے سینے کے کئی بال اپنے جنگلی پن کی وجہ سے نوچ چکی ہو۔۔ لگتا ہے یہاں سے تھوڑا کھسکی ہوئی ہو، نہ ہاتھوں پر کنٹرول ہے نا دماغ پر۔۔۔۔!!!!

رومان عالم نے تیوری چڑھا کر اسکی کنپٹی پر انگلی رکھے جتایا اور کہتے کے ساتھ ہی اسکی نازک سی کمر پر سے اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار توڑ دیا۔۔۔

اس کے جتانے پر اشک سٹپٹائی تھی اور سوچے سمجھے دھیان دیئے بغیر کہ۔۔

وہ اب رومان عالم کے مضبوط حصار سے رہا ہو چکی ہے۔۔۔۔

اس نے اس کا گریبان جھٹ اپنی مٹھی کی قید سے آزاد کیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ ایک بار پھر دھڑام سے زمین بوس ہونے کو تھی۔۔۔

جب رومان نے لمحہ ضائع کئے بغیر اس کو تھاما تھا۔۔۔۔

پھر آہستہ سے سرگوشی کرتے ہوئے تھوڑا اس پہ جھکتے ہوئے بولا۔۔۔

دیکھ لو اس دفعہ پھر تم گرنے کو تھی۔۔

مجھے مجبوراََ تمہیں چھونا پڑا۔۔۔

رومان عالم کی آنکھوں میں نجانے کیا تھا کہ اشک سے مزید اپنی پلکیں اٹھائی نہ گئیں اور وہ اسے اپنی نظریں چرا گئی تھی۔۔۔۔۔

اسکے رخساروں پر بھاری پلکوں کا دلکش جھلمل کرتا رقص رومان آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔۔۔

غیر متوازن ہونے سے اشک کا دوپٹہ اسکے شانوں سے ڈھلک گیا۔۔۔

رومان نے اسکا ڈھلکا ہوا دوپٹہ اسکے سر پہ دیا۔۔۔

"د۔۔۔۔د۔۔دور۔۔۔دور۔۔۔رہو مجھ سے۔۔۔چھ۔۔۔چھونا۔۔نہیں۔۔۔"!!!

"دیکھو۔۔۔۔چھونا نہیں۔۔۔۔۔"

اشک نے دائیں ہاتھ میں پکڑی چھری اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔۔۔۔

وہ اپنے تئیں اپنی حفاظت کر رہی تھی، اسکی گہری سیاہ آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایاں ہوئے ۔۔۔جیسے خون چھلکا رہی ہوں جیسے وہ اذیت کی آخری حد کو چھو رہی تھی اسوقت۔۔۔۔۔

رومان عالم یکدم اسکے بدلے تیور دیکھ کر چونک گیا۔۔۔

"م۔۔۔۔میرے قریب مت آنا۔۔۔"۔۔

آنسوؤں کا گولا اس کے حلق میں جا پھنسا تھا۔وہ رونا نہیں چاہتی تھی خود کو مضبوط ظاہر کرنا چاہتی تھی مگر یہ آنسو عین وقت پر اسے دغا دے رہے تھے۔۔۔۔۔

"میں تو بس دوپٹہ ٹھیک"۔۔۔۔۔۔۔!!!!

وہ اس کی گھنی مژگاں پہ چمکتے موتی دیکھ شدید خود پہ نادم ہوا تھا مگر سامنے موجود ہستی اس بات سے ہی انکاری تھی کہ مقابل پشیماں ہے اپنی بے اختیاری کے باعث۔۔۔۔۔۔۔۔

رومان عالم نے یہ سب جان کر ہر گز نہ کیا تھا۔وہ تو خود صنفِ نازک سے دور بھاگنے والوں میں سے تھا مگر اشک نے کہیں نہ کہیں اس کو اپنی حفاظت کے لیے چھری اٹھائے دیکھ کر متوجہ کر ڈالا تھا یا پھر اس کی معصوم چہرے پر پھیلے کرب نے شاید!!وہ لمبا چوڑا مرد بے بس محسوس کر رہا تھا خود کو اس بے ضرر سی لڑکی کے آگے۔۔۔۔

"اس بار میں کچھ بھی غلط ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔سمجھے تم۔۔۔۔۔"وہ دھمکی آمیز انداز میں بولی مگر آواز کپکپا رہی تھی۔۔۔۔۔

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں تو بس آپ کے سر پر دوپٹہ برابر کر رہا تھا میرا ارادہ آپکو ہر گز بھی۔

۔۔۔۔۔"۔

ادھوری بات کہہ کر وہ لب بھینچ گیا اس سے آگے کچھ بھی کہنا رومان عالم کو کچھ عجیب ہی محسوس ہوا تھا اسی لئے چپ سادھ گیا۔تاہم وہ اپنی نئی نویلی دلہن سے ہر گز ایسی بات کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

کتنا غلط سمجھ بیٹھی تھی وہ اس کو لیکن اس میں قصور اس کا بھی نہ تھا وقت اور حالات انسان کو بہت کچھ سکھا دیتے ہیں۔۔۔اور ایسا رویہ اپنانے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ انسان بے ہو کر رہ جاتا ہے

"میرے ہاتھ سلامت ہیں!! میں اپنی خود بہت بہتر حفاظت کر سکتی ہوں سمجھے۔۔۔۔"!!

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

"میں کہہ رہا ہوں نا آپکو غلط فہمی ہوئی ہے"

وہ پتہ نہیں کیوں نا چاہتے ہوئے بھی اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

"غلط فہمی مجھے نہیں بلکہ آپ کو خوش فہمی ہے کہ ہم جیسے غریب لوگوں پر اپنا تسلط قائم کر کچھ بھی کر لیں گے!! تسکین ملتی ہے آپ جیسے لوگوں کو یہ گھٹیا ترین قسم کی حرکتیں سر انجام دیکر۔ "

وہ ششدر ساساکت کھڑا خود پہ برستی الزامات کی بارش کو خاصی خندہ پیشانی سے سینے پہ ہاتھ باندھے دائیں بھنو کو اچکائے بڑی توجہ سے سن رہا تھا اس نے تو بس اپنی بیوی کی عزت اسکے دوپٹے کو سر پہ رکھ کر اسے مان دینے کی کوشش کی تھی اور آگے سے اتنا شدید ری ایکشن دیکھنے کو ملے گا یہ تو اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"کسی زعم میں مت رہیے گا مسٹر ! ! میں آپ کی امارت دیکھ کر آپ سے ڈروں گی آپکا ہر الٹا سیدھا حکم بجالاؤں گی۔۔ کوئی بکاؤ مال نہیں میں سمجھے۔۔۔"

"لاحول ولا قوۃ"۔۔۔

بے ساختہ رومان عالم کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

"محترمہ میں کہہ چکا ہوں آپ سے پہلے بھی اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھے بالکل غلط سمجھ رہی ہیں"

رومان اس کی الزام تراشیوں پہ بھونچکا ہی تو رہ گیا۔آنکھوں میں کچھ دیر قبل اشک کے لیے نرم تاثرات میں اب سرد مہری ابھر آئی تھی جو اشک کو اس کی آنکھوں کے ذریعے خود میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

وہ پل میں سہمی تھی مگر اپنے تاثرات چھپانے میں شاید بہت ماہر ہو چکی تھی۔اس کی گہری بولتی نظروں سے نگاہ چراتے ہوئے وہ اب بھی رومان کو خود اعتمادیت کا مظاہرہ کرتی ہوئی دکھائی دی۔اور یہی پلس پوائنٹ رومان کو اس کی طرف مزید راغب کر گیا تھا کیونکہ اسکے نزدیک ایک لڑکی کو اتنا خود پہ بھروسہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے زورِ بازو مشکلات و کڑے وقت میں خود کو ہر قسم کی آزمائش سے نکالنے کا ہنر رکھے۔

معصومیت اور عدم اعتمادی کا ہونا اب کے جدید ترین دور میں خود کے لئے اپنی قبر آپ کھودنے کے مترادف ہے۔

جیسے جیسے وہ اشک کو سمجھ رہا تھا ویسے ویسے اسکو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ سمجھدار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی عمر سے پہلے ہی کافی بڑی ہو چکی ہے۔

جانتی ہو یہ بکاؤ مال کا مطلب کسے کہتے ہیں؟؟!

غصے پہ قابو پانے کی کوشش کے باوجود رومان عالم کی آواز میں تلخی رچی ہوئی تھی۔

"میں سب جانتی ہوں میں" اپنے شانوں میں پیوست ہوتی رومان عالم کی سخت انگلیوں کی تاب نہ لاتے ہوئے آنکھوں میں تکلیف سے آنسو بھر آئے تھے جبکہ لہجہ حد درجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔

آپ آج کی رات میرے وجود کو تو حاصل کر لیں گے لیکن میرے دل تک رسائی ہر گز بھی کوئی حاصل نہیں کر سکتا یہ یاد رکھیے گا"

آنکھوں سے اشک رواں تھے جبکہ لہجہ اس قدر تلخی لئے ہوئے تھا کہ رومان عالم نے ایک جھٹکے سے اشک کو سیدھے ہاتھ سے خود پر سے ہٹایا اور خون آشام نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔۔

بھاری دوپٹہ ڈھلک کر زمین بوس ہوا جس کے باعث اشک کے سراپے کے دلکش نشیب و فراز کافی حد تک پوری آب و تاب سے جھلک دکھلا رہے تھے۔۔۔

اشک کے رخساروں پر اشک موتیوں کی صورت بکھرنے لگے تھے۔۔۔۔اسے یوں مسلسل روتے دیکھ رومان عالم کا پارہ چڑھ گیا۔۔۔۔

آخر تمہارے اس طرح سے رونے کا مطلب کیا ہے ؟؟؟ کیا باور کرانا چاہتی ہو تم مجھے کہ میں جلاد ہوں ؟؟

تمہارے ساتھ ناجائز کر رہا ہوں ؟؟؟

یا پھر میں نے تم پر آتے ہی ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے دیئے ہیں ! یہی جتانا چاہتی ہو نا مجھے بولو ؟؟؟"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کہ کہتا مزید بہت کچھ سخت سست سنانا چاہتا تھی مگر اسے ہچکیوں سے روتے دیکھ اور اسکے تیوروں میں اپنے لیے برہمی دیکھ کے لبوں پر قفل بندی کر دی۔۔۔

وہ ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگاتا جیسے خود بھی اندر ہی اندر سلگ رہا تھا درمیانی فاصلہ مٹاتے ہوئے وہ اب اس کے سر پہ جا پہنچا۔

"سحری کا وقت ہو گیا ہے جا کر شاور لو اور چینج کرو باہر جا کر کسی کو بھی پتہ نہ چلے ہمارے درمیان کیا ہوا ،"وہ مصالحت آمیز انداز میں بولا کہ آہستہ آہستہ اس کو جان لے گا تو اسکے ساتھ کیا مسلہ ہے وہ ایسا برتاو کیوں کر رہی ہے اسکے ساتھ وہ جان کر سلجھا لے گا۔۔۔ابھی وقت کی نزاکت کو دیکھ کر اس نے یہی فیصلہ کیا۔۔۔

"ہنہہ۔۔۔۔۔دوغلہ پن۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم جیسے مردوں سے۔۔۔"وہ زخمی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی دونوں ہاتھوں سے اپنا بھاری ملبوس اٹھائے اٹیچ واش روم کی طرف بڑھ گئی اور دھاڑ سے اسکے منہ پر دروازہ بند کیا۔۔۔رومان عالم دانت پیس کر رہ گیا اور جلتی ہوئی سیگریٹ کو زمین پر گرا کر بوٹوں کی ٹوہ سے مسل دیا۔ سیگریٹ کے راکھ کی چنگاری بجھ چکی تھی۔۔ مگر دل میں لگی چنگاری کی مدت نجانے کب تک تھی۔۔۔۔!!!!!!

رمضان کے اس بابرکت ماہ میں آج عالم ہاؤس میں جشن کا سا سماں تھا۔۔۔
آج شاہ ہاؤس کے مکینوں کی خوشی دیدنی تھی,, کیونکہ ان کی آنکھوں کا تارا آج دس سال بعد واپس اپنی سر زمین اپنے ملک اپنے گھر واپس آیا تھا شاہدہ بیگم نے اسکا نکاح آتے ساتھ ہی اپنی پسند سے اشک سے کروایا تھا۔۔۔۔اور دوسرا کل پہلا روزہ بھی تھا۔۔۔۔
"آرام سے, شاہدہ بیگم نے گھر کے دو ملازموں کو آپس میں ٹکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔۔ ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔۔
کوئی کچن میں گھسا کھانے پینے کی تیاریاں کر رہا تھا تو کوئی پتا نہیں کتنی بار باہر گیٹ کے چکر لگا چکا تھا
۔۔۔۔۔
وہ بھی اپنی ساڑھی کو سنبھالتی ہوئی اپنے بیٹے رومان عالم کے لیے جلدی جلدی ہاتھ چلاتے اس کی پسند کی کھیر بنا رہی تھی۔۔۔۔ اتنی لگن سے اسے کھیر بناتے دیکھ پاس کھڑے ملازمین بھی مسکرا رہے تھے شاہدہ بیگم اب کچن کا کام بالکل بھی نہیں کرتی تھیں۔۔۔۔ لیکن بیٹے کے واپس آنے کی خوشی میں آج سحری کی تیاری کے لیے کچن میں موجود تھیں۔۔۔۔ قیمے بھرے پراٹھے سینک دو جلدی کرو، مائرہ بچے تم دہی نکالو فریج سے چلو جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ سب۔۔۔۔""

کام کے دوران وہ رومان اور اشک کے بارے میں سوچ کر وہ تھوڑا اداس ہو گئیں تھیں۔۔۔۔ نجانے دونوں نے ایک دوسرے کو اپنا لیا ہو گا یا نہیں وہ سوچوں کے تانے بانے.بننے میں مگن تھیں

کیا ہوا تائی امی آپ سیڈ کیوں نظر آ رہی ہیں،،اس نے چہرہ گھما کر اپنی تائی کی طرف دیکھا جن کا چہرہ بجھا ہوا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولیں تو ان کی بات سن کر مطمئن ہوتی وہ بھی دوبارہ سے اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔۔

اب تو وہ سب لوگ اپنے اپنے کام ختم کر کے لاؤنج میں کھڑے ادھر ادھر کے چکر لگا رہے تھے ۔۔۔۔انتظار کی گھڑیاں تھیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔۔

"تائی جان، لگتا ہے ہمارا کلاک خراب ہو گیا ہے جب بھی دیکھو وہی ٹائم۔۔۔ آپ ایک کام کروا سے ابھی چینج کروالو۔۔۔۔۔زیمل نے سامنے وال پر لگے کلاک کی طرف دیکھتے ہوئے شاہدہ بیگم سے کہا۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا بیٹا کلاک تو بلکل ٹھیک ہے بس تم ہی بے صبری ہو رہی ہو، تھوڑا صبر رکھو،،،،شاہدہ بیگم مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اتنے سالوں تک بھائی کا صبر کیا ہے اب نہیں ہوتا تائی جان، زیمل نے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔۔۔۔شاہدہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا بیٹے سے دوری کا احساس ان سے بہتر اور کون جان سکتا تھا۔۔۔

انہوں نے رومان کے بند دروازے کی جانب دیکھا سحری کے لیے کچھ ہی وقت بچا تھا۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

فہد سلطان ایک روایتی مرد تھا، جس کے والد کی بچپن میں وفات ہو چکی تھی اور والد کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے بعد وہ ایسے راستوں پر چل نکلا تھا جو تباہی و بربادی کے سوا کہیں نہیں لے کر جاتے تھے۔

اپنی بہن اگر بناء دوپٹے کے باہر گیٹ تک چلی جاتی تو اسکے اندر کا روایتی مرد عود کر باہر آتا تھا مگر اپنی ماں جائی کے سوا دنیا کی ہر دوسری لڑکی اسکے لیے اک گوشت کے وجود سے بڑھ کر کوئی حثیت نہیں رکھتی تھی، وہ ہر روز پرائی لڑکیوں کو یوں مسل کر پھینکتا جیسے بے جان کھلونے ہوں۔

اشک کو اس انسان کی حقیقت کا ادراک نہیں تھا، وہ تو گھر کے حالات سے نمٹنے کے لیے اکیڈمی میں ٹیچنگ کر رہی تھی، وہاں اسکی ایک سٹوڈنٹ نے اسکا نمبر لیا کہ وہ ہوم ٹیوشن لینا چاہتی ہے اس سے اشک نے اپنا فون نمبر اسے دے دیا شاید یہیں سے اشک کی زندگی نے اک نیا رخ اختیار کیا تھا۔۔۔!

سارہ نے گھر جا کر فہد سلطان سے ہوم ٹیوشن کی بات کی اور فہد نے اکیڈمی آکر جب اشک کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

وہ ملکوتی دلکش حسن کی مالک تھی تو فہد سلطان بھی کسی طور اس سے کم نہ تھا خوش شکل دراز قامت چوڑے شانے اور پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔ دوسرا روپے پیسے کی ریل پیل تھی اسکی امارت اسکے لباس میں واضح جھلکتی تھی۔۔۔

شراب، شباب کا دیوانہ تھا اور کئی گھٹیا کاموں میں مہارت حاصل تھی اسے۔۔۔۔ جو نا قابل بیان تھے ۔۔۔۔!

عورت کے لیے اسکا بس ایک ہی کلیہ تھا۔ محبت کے جال میں پھنساو نہیں تو زبردستی حاصل کرو ۔۔۔۔ اپنی طاقت دکھاؤ اور مسل کر پھینک دو۔۔۔۔!!!!

رات کا گہرا پہر تھا جب فون کی مسلسل ہوتی رنگ ٹون کی وجہ سے اسکی آنکھ کھلی۔۔۔۔ کال کرنے والا بھی انتہائی ڈھیٹ واقع ہوا تھا، اشک نے نیند سے بوجھل آنکھوں کو مسلتے ہوئے فون پر جھلملاتا ہوا ان کنون نمبر دیکھا۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

رمضان کی آمد ہو چکی تھی،

سحری کے وقت بھی وہ ڈھیٹ بنی کمرے سے باہر نہ نکلی، شاہدہ بیگم کی نظریں بار بار رومان عالم کے کمرے کی جانب اٹھ رہی تھی اشک کے انتظار میں۔۔۔۔ مگر اسے نہیں آنا تھا وہ نہیں آئی۔

"زیمل جاؤ تم بھابھی کے لیے سحری اسکے روم میں لے جاؤ، شاید نیا ماحول ہے نا اس لیے بچی زرا ہچکچا رہی ہو گی باہر آنے سے"

انہوں نے نہایت رسان اور متانت سے کہا شاید یہ خود کو تسلی دینے کا انداز تھا یا باقی سب کو،،، کیونکہ دلہن انکی پسند کی تھی تو باقی کسی کو اسکے رویئے کا مورد الزام ٹھہرا ہی نہیں سکتی تھیں۔

رومان عالم نے سحری کی اور نماز ادا کرنے کے لیے مسجد کی جانب روانہ ہو گیا۔۔۔ شاہدہ بیگم دل مسوس کر رہ گئیں۔۔۔ انکے دل میں بہت ارمان تھے کہ آج ملکر سحری کریں گے مگر خواہشات پوری ہونے کے لیے نہیں ہوتی یا پھر انکی پوری ہونے کا ابھی وقت نہیں ہوتا۔۔۔۔!!!!

شاہدہ بیگم ایک پڑھی لکھی بارعب شخصیت کی مالک تھیں۔

اویس عالم کی وفات کے بعد اسکا بزنس سنبھال چکیں تھیں،

اویس عالم کے چھوٹے بھائی احد عالم اور اسکی بیوی کی ایک ائیر کریش میں ڈیتھ ہو گئی تو انکی دونوں بیٹیوں مائرہ اور آئرہ کی ذمہ داری بھی شاہدہ بیگم پہ آن پڑی۔۔۔!!!!

شاہدہ بیگم کے دو بچے تھے بڑا بیٹا رومان عالم اور چھوٹی بیٹی زیمل۔۔

رومان عالم جب کالج میں زیر تعلیم تھا آئرہ بھی کالج میں گئی۔۔۔۔

شاہدہ بیگم نے رومان اور آئرہ کے نکاح کروانے کے بارے میں سوچا، کہ وقت رہتے نکاح کر دیں اور رخصتی انکی تعلیم مکمل ہونے کے بعد کر دیں گی۔۔۔تاکہ وہ اپنی ایک ذمہ داری سے وقت رہتے سبکدوش ہو سکیں۔۔۔اور جب اس بات کا آئرہ کا علم ہوا تو اسکے تو ہوش ہی اڑ گئے اس نے کبھی بھی رومان کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا۔ابھی نئی نئی تو اسکی فہد سلطان سے دوستی ہوئی تھی،وہ کسی بھی طرح رومان عالم والے رشتے سے جان چھڑاونا چاہتی تھی وہ دن رات اسی کشمکش میں مبتلا تھی کہ وہ کسطرح یہ سب کرے۔۔۔۔

پھر ایک رات جب رومان عالم اپنے دوستوں کے ساتھ کمبائن سٹڈی کر کے دیر رات گھر واپس آیا تو آئرہ نے اسے بہانے سے اپنے کمرے میں بلا کر شور مچا دیا اور اس پر غلط عمل کا الزام لگا یا۔۔۔۔

رومان عالم تو ششدر رہ گیا اسکے سر پہ روساتوں آسمان قیامت بن کر ٹوٹ پڑے وہ تو آئرہ اور مائرہ کو زیمل کیطرح ہمیشہ سے اپنی بہنوں کیطرح سمجھتا آیا تھا اس نے کبھی فرق نہیں کیا تھا ان سب میں،،،،

اسے علم نہیں تھا کہ شاہدہ بیگم اسکے اور آئرہ کے بارے میں کیا سوچ بیٹھی ہیں۔ وہ ذہین و فطین، سنجیدہ مزاج اور اپنے کام سے کام رکھنے والا ایک سلجھا ہوا لڑکا تھا۔۔۔ اس کا اس طرح کی سچویشن سے پہلی بار پالا پڑا تھا۔ وہ بوکھلا کر رہ گیا تھا۔۔۔ ہوش تو تب آیا تھا جب اسکے منہ پر پے در پے تھپڑوں کی بوچھاڑ ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے تپتے ہوئے گال پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی نظروں سے اپنی مما شاہدہ بیگم کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔ اور ایک آخری قہر زدہ نظر آئرہ پہ ڈالی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے بناء ایک بھی لفظ اپنی صفائی میں کہے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

اسی رات اس نے یہ ملک چھوڑ دیا تھا۔۔۔ یہ بھی نہیں سوچا کہ اسکی ماں اکیلی ہے اور تین لڑکیوں کی ذمہ داری اسکے سر پہ ہے۔۔۔ مگر اس وقت اسکے سر پہ خون سوار تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنے اوپر جھوٹا الزام لگانے والی کی جان نکال دیتا۔ مگر اپنی ماں کی وجہ سے اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا ۔۔۔ سب سے زیادہ اسے اس بات نے دکھ پہنچایا تھا کہ اسکی ماں نے ہی اسکا اعتبار نہیں کیا تھا ۔۔۔ جسے پیدا کیا پرورش کی اُس نے ہی اس کے بارے میں غلط گمان کیا۔۔۔ وہ مکمل طور پر ٹوٹ چکا تھا اسی لیے بیرون ملک چلا گیا تھا، وہاں بزنس کی تعلیم مکمل کی اور اپنا بزنس شروع کر لیا تھا۔۔۔

اسکے جانے کے بعد آہستہ آہستہ شاہدہ بیگم پر آئرہ کی سچائی کھلی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی،،،،،
اور دس سال بعد شاہدہ بیگم کی منتوں سماجتوں کے بعد رومان عالم اپنا بزنس وائینڈاپ کیے وطن واپس آیا تھا۔ان دس سالوں میں ہر روز شاہدہ بیگم اس سے بات کرتی تھیں اور اسے واپس آنے کے لیے کہتی تھیں۔اس سے اپنے رویئے کے لیے معافی مانگتی تھیں،رومان عالم کے ساتھ جو بھی ہوا تھا وہ خود پہ سہہ گیا تھا لیکن اسکی ماں اس سے بار بار معافی مانگے اسے یہ ہر گز گوارہ نہیں تھا۔۔۔وہ دھیرے دھیرے نارمل ہو گیا تھا۔شاہدہ بیگم نے اس سے اسکی پسند پوچھی تو اس نے کہا۔۔۔۔

"مما میں نے کبھی شادی کے بارے میں سوچا نہیں،

"مگر بیٹا اب تیس کے ہو چکے ہو شادی کی یہی عمر ہوتی ہے،اگر مجھے اجازت دو تو میں ڈھونڈھ لوں تمہارے لیے اپنے پسند کی لڑکی؟"

"مام مگر۔۔۔۔۔"

اس نے بیزاری سے کہا۔۔۔۔

"خوشیاں دیکھنے کو ترس گئی ہوں مر جاؤں گی تو۔۔۔۔۔!!!!

"اللہ نہ کرے مام کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔!!!

"ٹھیک ہے جس میں آپکی خوشی،" بالآخر رومان عالم نے شادی کے لیے حامی بھر لی تھی۔۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

تراویح پڑھ کر واپس آیا تو زیمل اسکے اور اپنے لیے کافی کے دو مگ لیے ٹیرس پر چلی آئی۔۔۔

مارچ کے مہینے میں بھی موسم کافی خوشگوار تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی تاروں بھرا آسمان اور اس پر ماہ رمضان کا نیا چاند دلکش جھب دکھلا رہا تھا۔۔رات کے اس پہر ستاروں بھرا آسمان دیر تلک دیکھنے رہنا اسکی مخصوص عادتوں میں شمار تھی وہ آج بھی وہ تنہا کھڑا ٹیرس کی ریکنگ پہ ہاتھ دھرے محویت سے اس ادھورے چاند کو تک رہا تھا جو اس کی طرح ہی ادھورا تھا۔۔۔

"اس پیارے سے موسم میں اکیلے اکیلے کیا سوچا جا رہا ہے بھیا؟"

زیمل نے مسکرا کر سوال کیا۔۔

"کیا سوچ سکتا ہوں بھلا۔۔؟

"یہاں اپنا بزنس اسٹیبلش کرنا ہے بس وہی سب کچھ۔۔ سوچ رہا ہوں مما کو ریسٹ دیتا ہوں اور سب خود ہینڈل کرتا ہوں۔۔۔"

وہ گھمبیر آواز میں بولا پلٹ کر اسکی جانب نرم نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔

"جی بھیو یہ تو بہت اچھا لگے گا مام کو وہ سنیں گی تو خوش ہو جائیں گی۔۔۔"

"ویسے بھابھی کہاں ہیں انہیں بلا لیتے ساتھ ملکر باتیں کرتے؟"

زیمل نے اسکے کمرے کی جانب دیکھا مگر ہنوز دروازہ بند تھا۔۔۔۔

"رہنے دو اسے تھک گئی ہو گی ریسٹ کرنے دو"

رومان عالم سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"بھیا آپ کہیں نہ بھابھی کو باہر آیا کریں روم سے،،،، سحری اور افطاری بھی روم میں ہی کرتی ہیں۔ کیا کیا سوچا تھا میں نے بھابھی آئیں گی تو ہم سب ملکر سحری کریں گے نماز پڑھیں گے خوب ساری باتیں کریں گے اور پھر عید کے لیے ملکر ڈھیر ساری شاپنگ کریں گے ہلا گلہ کریں گے اور۔۔۔۔

"بس۔۔۔بس۔۔۔بس۔۔۔ تھوڑا بریک لگاؤ زیمل۔۔۔۔۔!"

رومان عالم نے اپنے تئیں اسکی پھرتی سے چلتی ہوئی زبان کو قفل لگانے کی کوشش کی۔

"اس کا مزاج ایسا نہیں شاید۔۔۔"

اب کی بار رومان عالم ایک بار پھر سنجیدہ ہوا۔۔۔۔

"سہی جگہ قسمت پھوڑی ہے ممانے آپ کی۔۔۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولی

"میں مما سے بات کرتی ہوں"

"نہیں زیمل تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔ مما کو پریشان مت کرو، میں خود ہینڈل کر لوں گا یہ ہمارے ہزبینڈ وائف کا پرسنل میٹر ہے۔"

وہ اسکی بات کاٹ کر بولا۔۔۔ زیمل کے چہرے کا رنگ سفید ہوتا دیکھ اسے اپنی بات کا اندازہ ہوا کہ وہ کچھ غلط کہہ گیا ہے۔۔۔

"مائی سویٹ لٹل پرنسسز ناراض نہیں ہونا۔۔ بہت عرصہ اپنی بہن سے دور رہا ہوں اب اسکی ناراضگی برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔

"میں ناراض نہیں بھیو۔۔۔ زیمل لو یو سو مچ، آپکی خوشی کے لیے کچھ بھی کروں گی۔۔۔ پر امس کسی کو کچھ نہیں کہوں گی"

اسکی آنکھوں میں نمی سی گھلنے لگی۔۔۔۔

"بس میں مما کو پریشان نہیں کرنا چاہتا سب ٹھیک ہو جائے گا تھوڑا ویٹ کرو"

رومان عالم نے اسکے شانے کے گرد اپنی بازو باندھی تو زیمل اسکے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔

"اب ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے بھیا اور اس عید پر مجھے عیدی بھی چاہیے تیار رہنا"

وہ ہاتھوں کی پشت سے آنکھوں کی نمی صاف کرتے لہجے کو ہشاش بشاش بنائے کچھ یاد آنے پر جوشیلی آواز میں بولی۔۔۔۔

"جتنی دل چاہے لے لینا"

وہ دل سے مسکرایا۔۔۔۔رومان عالم سے کافی کا خالی مگ لیے زیمل واپس مڑ گئی وہ اس سے باتوں کے دوران کافی ختم کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ سوچوں میں ڈوب گیا۔۔۔۔اس لڑکی کا عجیب و غریب رویہ اب اسے شدت سے محسوس ہونے لگا تھا ،آخر وہ ایسی کیوں ہے؟ وہ اتنی الجھی ہوئی اپنے آپ میں گم رہنے والی اسے دیکھ کر کبوتر کی طرح آنکھیں میچ لینا اور بات کرنے سے کترانا اسکے روم میں جاتے ہی سائیڈ پلٹ کر آنکھیں موند کر سوتے بن جانا ۔نہ تو وہ لڑکی سحری کرتی اور نہ ہی افطاری۔۔۔۔نہ اس لڑکی کو اس نے کبھی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ۔۔۔

اس بات کا اندازہ اس نے تب لگایا تھا جب زیمل اشک کو سحری دے کر جاتی وہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد کمرے میں آتا تو سحری جوں کی توں وہیں پڑی ہوتی اور وہ بستر میں منہ چھپائے لیٹی رہتی۔۔۔۔

لیکن جب وہ صبح آفس کے لیے نکلتا تب کھانا تھوڑا بہت کھالیا گیا ہوتا مگر برتن وہیں پڑے ہوتے تھے وہ کمرے سے باہر نہیں نکلتی تھی، ملازمہ آکر صفائی کرتی اور برتن لے کر چلی جاتی۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

وہ رات کو جب کمرے میں داخل ہوا تو ہمیشہ کی طرح وہ اسکے آنے سے پہلے سو چکی تھی۔۔۔۔رومان عالم نے سیگریٹ سلگائی اور لبوں میں دبا کر گہرا کش لیتے ہوئے دھواں ہوا میں اچھال دیا۔۔۔۔اور مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا۔۔۔بیشک اسکی زندگی میں ایک نئے رشتے کا اضافہ ہو چکا تھا ۔۔۔مگر وہ اسے سپیس دے رہا تھا۔۔اب شادی ایسا بندھن ہے جس میں شوہر اور بیوی ساری زندگی ایک ساتھ بسر کرتے ہیں تو پھر اس رشتے کو استوار کرنے کے لیے اتنی جلدی کیوں ایک دوسرے کو سمجھیں وقت دیں تاکہ خوش اسلوبی سے یہ سفر طے ہو سکے یہی رومان عالم کا نظریہ تھا۔ مگر اب وہ اس پر حق رکھتا تھا۔اسکی ذات میں دلچسپی لے گا تو اس معمے کو سلجھا پائے گا۔۔۔اس نے سوچا شاید اسے اپنے رشتے کا احساس کروانا چاہیے۔۔۔۔۔!!!!!

تبھی اسکے قدم اپنے آپ اسکی جانب اٹھنے لگے۔اسکی نظریں اس منظر پہ ٹھہر سی گئیں تھیں۔۔۔۔

وہ اتنی دلکش لگ رہی تھی کہ کسی بھی پتھر دل کو اپنے سامنے ڈھیر کر سکتی تھی مگر رومان عالم جیسے مضبوط کردار شخص نے بہت آسانی سے محظوظ ہوتے ہوئے اس کے سراپے سے نظریں ہٹا لیں، کچھ دیر وہ سیگریٹ پھونکتا رہا۔۔۔۔

مدھم روشنی میں اسکی نظریں بار بار بھٹک کر اس کے حسین سراپے کی جانب اٹھ رہی تھیں شاید یہ انکے مابین رشتے کی کشش تھی۔ وہ ڈھیلا سا سیاہ لباس زیب تن کئے ہوئے تھی دوپٹہ ایک طرف پڑا تھا جبکہ صرف پیروں پر کمفرٹر تھا۔ رومان عالم اس کے نازک سے وجود کو اپنے نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے سوچ رہا تھا کہ انکی شادی کو چار دن گزر گئے ہیں اور اس نے اشک کو اتنے غور سے یا بغیر دوپٹے کے نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ ہر وقت خود کو بڑی سی چادر میں لپیٹ کر رکھتی تھی۔۔۔۔ کمرے میں لگے گلاب اور موتیے کی مسہری اب تھوڑی پرانی ہو چکی تھی پھول سوکھنے کو تھے۔۔۔ مگر ابھی بھی انکی بھینی بھینی مہک کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔ پھولوں کی خوشبو اور وہ نازک سی کلی اسے بہکا رہی تھی اس سجے ہوئے کمرے پر اک سرسری نظر ڈال کر وہ انگلیوں میں دبی ہوئی سیگریٹ کو بوٹ کی ٹوہ سے مسل کر بوجھل قدموں سے چلتا ہوا بیڈ کے قریب اشک کی سمت آیا اور ہلکا سا جھک کر اسے دیکھنے لگا پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو نرمی سے کان کے پیچھے کیا اب وہ بغور اس

کے وجود کا نظروں سے جائزہ لینے لگا پھر جھک کر اس کے دائیں گال کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے سہلانے لگا پھر اسی طرح دوسرے گال کو نرمی سے سہلانے لگا اب اس کی نظر اشک کی گردن کے خم پر پڑی جہاں شہ رگ پہ بھورا تل تھا۔

"تم دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہو۔۔۔۔"

اس کے دل نے بے ساختہ پن سے اقرار کیا تھا

رومان عالم کا دل اس پل زور سے دھڑکا تھا پہلی بار اس نے اپنی زندگی میں ایسا محسوس کیا تھا کسی صنف مخالف کے لیے۔۔۔اس پل وہ بے اختیار سا مزید جھکا اور اپنے لب اس کی گردن کے خم پر تل پر رکھ دیے چند لمحے وہ اسی سحر انگیز لمحوں کی قید میں رہا اور پھر ہوش آنے پر لب ہٹا لیے مگر اسے حیرت ہوئی یہ انکشاف ہونے پر کہ اشک زرا سا بھی نہ کسمسائی بلکہ وہ گہری نیند میں تھی جس کا پتہ اس کی گہری سانسیں دے رہیں تھیں

سحری کے لیے لگایا گیا الارم بجا تو اشک نے ہڑابڑا کر جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

"پیچھے ہٹیں۔۔۔"

دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر رومان عالم کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا اور گہرے گہرے سانس لینے لگی سانسیں ہموار کرتی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کچھ دیر پہلے خود پہ جھکے ہوئے رومان عالم کو دیکھنے لگی۔ایک ہی جست میں وہ رومان عالم کے پہلو سے اٹھنے لگی تو رومان بے ساختہ نے اسکی کلائی تھام لی۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

واش روم"

وہ جانتا تھا پھر بھی پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

"شاور لینے"

وہ تڑخ کر بولی۔۔۔۔

"ایسا تو کچھ ہوا نہیں پھر شاور کیوں۔۔۔۔؟"

وہ شرارت آمیز انداز میں مبہم سا مسکرایا۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر شرارت سے بولا اس سے دوستانہ مراسم بڑھانے کو۔۔۔۔

"الارم کیوں لگایا تھا؟"

اشک نے جان بوجھ کر اسکی بات نظر انداز کرتے اپنا سوال داغا۔۔۔

"کیوں روزہ نہیں رکھنا تھا؟

رومان عالم نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استفہامیہ انداز میں سوال کیا۔۔۔

"نہیں رکھنا"

وہ کاٹ دار آواز میں بولی اور جھٹپٹاتے ہوئے اسکی مضبوط گرفت میں سے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی

"کیوں نہیں رکھنا؟ "

"اگر کوئی پرسنل ایشو ہے تو مجھے کھل کر بتا سکتی ہو"

وہ ابھی بھی اسکی بات کوئی ہلکے میں لے رہا تھا۔۔۔ تبھی جان بوجھ کر اسے چھیڑ رہا تھا۔۔۔

"مجھ جیسی انسان کو کوئی حق نہیں، نا تو میں اس قابل ہوں، اور نہ ہی میرے روزے یا نماز سے کوئی فرق پڑنا۔۔۔!

"استغفار"

"کیسی باتیں کر رہی ہو؟؟؟

"ہوش میں تو ہو نہ۔۔۔۔؟؟؟؟

"انسان گناہوں کا پتلا ہے، کوئی بھی انسان فرشتہ نہیں، سب سے کوئی نہ کوئی گناہ ہو ہی جاتا ہے، پروہ پروردگار ہمیں موقع دیتا ہے اپنے گناہوں کی مغفرت کا،اس پاک ذات کو ہماری عبادت کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ بے نیاز ہے، فرشتے، جنات نیک ہستیاں یہ کام بخوبی کرتے ہیں، اسکی عبادت ہم اپنے لیے کرتے ہیں"

اسکی آواز میں تلخی رچی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید اسے کچھ سمجھاتا وہ جھٹکے سے اپنی کلائی اسکی گرفت ڈھیلی پڑتے ہی چھڑوا کر تیزی سے واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

پورا ایک گھنٹہ وہ لڑکی شاور کے نیچے کھڑی رہی اپنے اوپر پانی بہاتی رہی۔۔۔ نجانے کونسی گندگی تھی جو مٹنے نا پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ رومان نے اسکے باہر آنے کا انتظار کیا، سحری کا وقت نکلا جا رہا تھا وہ کپڑے چینج کیے کمرے سے باہر نکل گیا آج بھی وہ سحری کے لیے کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بارش کی بوندیں ہولے ہولے زمین پہ ٹپکتی اور پہلی بوندوں کے ساتھ یک جان ہو کر آگے بہنے لگتیں

قدرت کی اس حسین رحمت کے زمیں پہ اترنے کے انداز دلفریب تھے

سر سبز پودے اور درخت جو انکے گھر کے باہر لگے تھے اس ابر باراں میں نہا دھو کر چمک دمک رہے تھے, گیلے پروں والے پرندے گھنے درختوں کی شاخوں میں پناہ ڈھونڈ رہے تھے نجانے کتنے ذی روح کمروں کے اندر دبکے, لحاف اوڑھے کھڑکیوں سے اس حسین نظارے کو دیکھ رہے تھے اسکی اماں اس بارش میں جھنجھلا جاتی کیونکہ بوسیدہ گھر کی چھت اور دیواریں بارش کے پانی سے رسنے لگتی تھیں۔۔۔

اور ایک وہ تھی جو اس ٹھنڈی یخ ہوا میں چھت پہ بنے کمرے کی دیوار کے ساتھ جائے نماز بچائے سر بسجود تھی

بارش کی کبھی ہلکی اور کبھی تیز بوندیں اس کے سفید دوپٹے میں لپٹے وجود کو پوری طرح بھگو چکی تھیں جبکہ اسکا سر سجدے سے اٹھنے سے انکاری تھا

کتنا خوش نما احساس تھا اِس برستی رحمت میں بھیگتے ہوئے اپنے رب کو پکارنا, اسکی مزید رحمت طلب کرنا اشک کو یہ احساس ہمیشہ بہت بھاتا تھا گو کہ اس برستی رحمت کی تیز پھوار کو اپنے جسم پہ محسوس کرنا اور نماز کی ادائیگی کرنا, بارش کی پہلی بوند گرتی تو اسکی خوشی دوگنی ہو جاتی اسے ایسا موسم بہت پسند تھا۔ وہ اماں کی گالیوں کے باوجود اوپر بھاگ جاتی اور کہتی "اماں اللہ کی رحمت برس رہی ہے ہم پر۔۔۔۔" اور برستی بارش میں نماز ادا کرتی۔۔۔

"کب سے فون بج رہا ہا اشک نیچے آو دیکھو کون ہے ؟"

اسکی اماں نے اسے آواز دی تو وہ گیلا دوپٹہ شانوں پر پھیلائے تیزی سے سیڑھیاں پھیلانگتے ہوئے نیچے اتر آئی۔۔۔۔

"کس کا ہے ؟"

اس نے تولیے کی تلاش میں نظریں دوڑائیں تاکہ ہاتھ خشک کر سکے۔۔۔

"پتہ نہیں خود دیکھ لو میں زرا کپڑے سمیٹ لوں آج ہی دھوئے تھے اور سوکھے بھی نہیں پوری طرح ابھی اور یہ بارش۔۔۔۔"

وہ اچانک سے ہو جانے والی بارش سے ہمیشہ کیطرح خائف تھیں۔

"ہیلو"

مگر دوسری جانب سے خاموشی تھی۔۔۔۔۔

"کون ہے ؟"

اس نے جھنجھلا کر پھر سے پوچھا۔۔۔۔اس نے جلدی سے کپڑے تبدیل کرنے تھے ورنہ فرش گیلا ہونے سے ابھی اماں سے ڈانٹ پڑ جانی تھی۔۔۔۔۔

"فہد سلطان۔۔۔!

دوسری جانب سے آواز گونجی

"میں کسی فہد سلطان کو نہیں جانتی سوری رانگ نمبر"

اس نے تیزی سے کال کٹ کرنی چاہی۔۔۔۔

"فہد سلطان کی انگلیوں نے ہمیشہ پرفیکٹ نمبر ملایا ہے،اور جان پہچان بڑھانے سے ہی بڑھتی ہے آئیں بڑھا لیتے ہیں"

اسکی بکواس بات پر اشک کو تو تپ ہی چڑھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے کسی سے فضول جان پہچان بڑھانے کا قطعی شوق نہیں،اور آئندہ اپنی انگلیوں کو یہ نمبر ملانے کی زحمت مت دیجیے گا،فضول،،،ویلے،چیپکو لوگ،،سر درد کہیں کے۔۔۔ہنہہ۔۔۔"

اس نے غصیلی آواز بے نقد سناتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب فہد سلطان کہ چہرے پر تمسخرانہ تاثرات ابھر آئے۔۔۔۔

رات آہستہ آہستہ گہری سیاہ ہو رہی تھی۔۔۔بیڈ کراون سے ٹیک لگائے وہ ٹی وی پر کوئی سیاسی ٹاک شو دیکھ رہا تھا کہ یکایک اسکی نگاہ کھڑکی سے پڑی۔۔چند دن سے رومان عالم کی آنکھوں سے نیند روٹھی ہوئی

تھی۔۔۔وہ اتنی آسائشوں کے بعد بھی سکون سے نارہ پا رہا تھا.۔۔۔ کھڑکی سے نظر آتی تیز موسلادھار بارش وہ خود پہ جبر کیے صرف آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اٹھ کر ٹیرس میں آگیا۔۔۔۔
آسمان پہ چھائے بادلوں سے برستی تیز بارش نے لمحے بھر میں ہی اسکی پھیلی چوڑی ہتھیلی کو اپنی زد میں لے لیا تھا اسکے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر بارش کی بوندیں ٹکرا کر پھسل جاتیں۔۔ اسکی نظر اپنے ساتھ خالی بستر پہ پڑی، آج بھی وہ وہاں موجود نہیں تھی۔ اسے شدت سے اسکی کمی محسوس ہوئی تھی وہ اس موسم کو انجوائے کرنا چاہتا تھا لیکن اسکے ساتھ کوئی نہ تھا جس کو وہ کہہ سکتا۔۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی دل مار گیا تھا، اسے واش روم میں گئے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا ابھی تک وہ واش روم سے باہر نہیں نکلی تو رومان عالم کو تشویش لاحق ہوئی۔۔۔۔۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے واش روم کے دروازے کی جانب آیا۔۔۔۔۔

"اشک۔۔۔۔!!!!

Ashak ....!!!

Open the door.....!!!!

What are you doing....????

Open the door....

اشک۔۔۔۔!!!!

میں کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو ایک منٹ سے پہلے ورنہ میں اسے توڑ دوں گا۔۔۔۔

"What happened.....????

Damn it .....!!!!

دروازہ کھولو۔۔۔۔۔!!!!

وہ کتنی ہی دیر شاور کے نیچے کھڑی آنکھیں بند کیے پرانے مناظر میں کھوئی رہی، جیسے سارے پرانے کردار دھندلے ہو کر آپس میں گڈ مڈ ہونے لگے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

اسے یاد آ رہا تھا کیا۔۔۔بلکہ اسے کبھی بھولتا ہی نہیں تھا کہ اسکی ماں اس سے کتنی محبت کرتی تھی اسکے ناز اٹھاتے ہوئے نار کھتی تھیں۔

کچھ حقیقتیں تلخ ہوتی ہیں مگر کچھ حقیقتیں ایسی ہوتی ہیں جو جسم سے لہو نچوڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ جس وقت وہ ادھڑی ہوئی حالت میں اپنی ماں کو ملی تھی، اپنی نازوں پلی بیٹی کی انتہائی ناقابل دید حالت کو دیکھ کر نہ انکی سماعتیں کام کر رہی تھیں نہ بصارتیں۔۔۔۔!!!

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا رومان عالم کی آواز میں سختی آگئی تھی، چہرے پر پریشان کن اور تشویشناک تاثرات نمایاں تھے۔

مگر دوسری جانب سے گہری خاموشی تھی، کوئی جواب نہ ملنے پر رومان عالم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ۔۔۔۔!!!!

اس نے واش روم کے دروازے کو ایک بازو اور پاؤں لگا کر زوردار جھٹکا دیا تو واش روم کے دروازے کا لاک ٹوٹ گیا اور درواذہ دھاڑ سے کھل گیا۔۔۔۔!

اشک جو شاور کے نیچے کھڑی تھی سردی اور ٹھنڈے پانی کی وجہ سے بخار میں مبتلا اور سوچوں میں اسقدر غرق تھی کہ اسکا پاؤں کب پھسلا اور کب وہ سوپ سے پھسل کر باتھ ٹب میں گری اسے کچھ پتہ نہیں چلا۔۔۔ نقاہت کی وجہ سے وہ اٹھ ہی نہ پائی اور گرنے سے اسکی پیشانی باتھ ٹب کے کنارے سے لگی ۔۔۔ تو اسکی پیشانی سے خون جاری ہو گیا جو ابھی تک بہہ رہا تھا۔۔۔۔ کمزوری اور بخار کی وجہ سے وہ دوبارہ اٹھ نہ سکی اور بیہوش ہوئی باتھ ٹب میں گری ہوئی تھی۔۔۔

اسے اس حالت میں دیکھ کر رومان عالم کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔ وہ بناء ایک بھی لمحہ ضائع کیے باہر کی جانب بھاگا کمرے کی طرف کسی چیز کی تلاش میں نظریں دوڑائیں اس وقت کچھ

بھی سمجھ نہیں آیاتواس نے ایک ہی جست میں لپک کر بیڈ شیٹ کو مٹھی میں بھر کے اپنی جانب کھینچ لیا اور تیزی سے واپس واش روم میں گیااور جا کر اشک کو باتھ ٹب سے باہر نکال کر اسکے گرد بیڈ شیٹ کو لپیٹ کر اسے کے نازک سے کپکپاتے ہوئے ہوئے وجود کواپنی آہنی بانہوں میں بھرتے ہوئے باہر روم میں لے آیااور آ کر اسے نرمی سے بستر پہ لٹادیا۔۔۔۔

جو کچھ اس نے دیکھا تھاوہ تواسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھاابھی تک وہ حیرت کی سمندر میں غوطہ زن انتہائی شاک کی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔۔اسکی حالت پر اسکافشار خون بلند ہوا تھااس نے خود پر ضبط کے بندھن باندھنے کے لیے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو زور سے بھینچ لیا۔۔۔جیسے ہی وہ خود کو تھوڑی دیر میں نارمل کر چکاتواس نے اشک کے سرخی مائل چہرے کو دیکھتے ہوئے اسکا بخار چیک کرنے کے لیے اسکی گال پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔۔۔۔پھر اسکی دھڑکنوں کی رفتار چیک کرنے کے لیے اسکے قریب ہوا۔۔۔

اپنے چہرے پہ کسی کے ہاتھ کالمس محسوس ہوا تھا۔۔اس سے پہلے کہ وہ چلاتی رومان عالم نے اپنابھاری ہاتھ اسکے منہ پہ رکھ کے اسکے حلق سے برآمد ہونے والی چیخ روکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ آنکھوں میں ڈر لیے اسکاہاتھ ہٹاتی تیزی سے لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی چند سیکنڈ میں ہی اسے معلوم

ہو گیا تھا کہ اسے چھونے والا کون تھا یہ وہ ہی خوشبو تھی جو ہر وقت اسکے پاس رہتی تھی۔۔۔بیڈ سے کمرے سے اسکے کپڑوں سے اس خوشبو کی تو اسے عادت ہوتی جا رہی تھی۔۔۔وہ اسکے اتنے قریب تھا کہ اسکی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے کو جھلساتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"کیا حالت بنائی ہوئی ہے نا ٹھیک سے کھانے کا خیال ہے اور ایسے موسم میں اتنی دیر ٹھنڈے پانی کے نیچے کون کھڑے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔مسلہ کیا ہے آخر۔۔۔؟؟؟؟

"میں کوئی جن نہیں ہوں جو غائب کا علم ہو مجھے۔۔۔۔۔جب تک بتاؤ گی نہیں پتہ کیسے چلے گا مجھے۔۔۔۔۔"

وہ اسکے بھیگے کندھوں پہ اپنے دونوں مضبوط ہاتھ رکھتا بہت دھیمے مگر فکر مند لہجے میں بولا تھا اشک اسکے لمس سے اس ٹھنڈ میں ایک دم۔کانپ سی گئی تھی۔۔۔اب وہ دونوں اس خوبصورت موسم کا حصہ بنے ہوئے تھے۔۔۔۔اشک نے چہرے کا رخ پھیر لیا۔۔۔

"میں تمہاری نظر میں بے کار ہوں نا۔۔۔۔میرے وجود کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔میرے سوالوں کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔۔"

وہ اب اسکے کندھوں پہ زور دیتا اسکا رخ اپنی طرف کرتا اپنی بات پہ زور دیتا بول رہا تھا۔۔اسکا بھیگا بھیگا وجود تمام حشر سامانیوں سمیت اسکے سامنے تھا۔۔ایک نظر ڈال کر وہ اب یک ٹک اسکے وجود پہ نظریں ڈال کر اب اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا اسکے بھورے لمبے دراز بال بھیگ کر اسکے ماتھے اور بستر پہ پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ جھیل جیسی آنکھیں جھکی ہوئیں تھیں جس پر گھنی نم پلکیں لرز رہی تھیں۔۔ سردی سے کپکپاتے لب وہ آپس میں پیوست کیے ہوئے تھی۔۔اصل معنوں میں تو وہ ہراساں ہو گئی تھی۔۔۔۔اس نے خود کو بیڈ شیٹ میں لپٹا ہوا پایا تو اسے اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی کہ کیا رومان عالم سب دیکھ چکا ہے ؟؟؟؟؟

اگر رومان عالم نے اپنی گرفت کچھ زیادہ سخت کی تو وہ یقیناً بے ہوش ہو جائے گی جس طرح وہ اپنے دل کی تیزی سے چلتی ڈھرکنوں کو قابو کی ہوئی تھی یہ وہ ہی جانتی تھی۔۔۔۔!!

وہ اسکا خیال رکھتا تھا اسکی جانب پیش قدمی کر چکا تھا مگر اشک ہمیشہ اسکی حوصلہ شکنی کرتی تھی۔وہ اپنی اوقات سے اچھی طرح واقف تھا۔

وہ جانتی تھی کہ جس روز رومان عالم کو اسکی سچائی پتہ چلے گی وہ اسے چھوڑنے میں ایک لمحہ نہیں لگائے گا ۔وہ اسکے منہ پہ تھوک کر چلا جائے گا،اور یہی وہ نہیں چاہتی تھی۔رومان عالم جیسے خوبرو مرد کی رفاقت اور ساتھ ہر اک لڑکی کا حسین خواب ہو سکتا تھا۔

اشک کا گھائل کر دینا والا حسن اوپر سے اسکا بھیگا سراپہ رومان عالم کو بہکا رہا تھا رومان نے اپنا آپ کسطرح ۔کنڑول کیا ہوا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

"آپ کیوں سائے کی طرح ہر وقت میرے سر پہ منڈلاتے رہتے ہیں کیوں بچایا مجھے ۔۔۔۔!!!!مرنے دیتے جان چھوٹ جاتی آپکی بھی اور میری بھی اس اذیت ناک زندگی سے ۔۔۔"!!!

اشک شدید زچ ہوئی تھی

"شوہر ہوں تمہارا،،،،اور تمہارا خیال رکھنا فرض ہے میرا سائے کیطرح ساتھ رہوں گا ہمیشہ تم مجھے روک نہیں سکتی میرا فرض نبھانے سے "

رومان عالم نے اسے کندھے سے تھام کر بیڈ پہ بٹھانا چاہا

اس نے رومان عالم کے ہاتھ پیچھے کو جھٹک دیئے تھے

"ڈونٹ ٹچ می"۔۔۔۔۔۔۔

رومان کو غصہ آیا تھا لیکن وہ صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا۔

"مممم۔۔۔۔مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔۔"بلاساختہ اسکے لب پھڑ پھڑائے۔۔۔۔۔!

"ہمممم۔۔۔۔ کہو۔۔۔ فوراسے بیشتر وہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔"

"مجھے آپ سے طلاق چاہیے""" کہتے ہی اس نے نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔۔۔

"کیا؟""" رومان عالم کے چہرے پر پتھریلے تاثرات ابھر آئے اس نے برفیلے لہجے میں سوال کیا۔۔۔۔

"میں آپکے قابل نہیں،،،،آپ چھوڑدیں مجھے۔۔۔"""

رومان عالم نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے بیڈ پہ اسکے قریب ہوتے ہوئے اسکی پیشانی پہ آئینٹمینٹ لگانے لگا۔۔۔۔

رومان نے آئینٹمینٹ لگا کر اپنے ہینڈز واش کئے اور اشک سے کہا

"پین کلر لے لینا ورنہ درد بڑھ سکتا ہے"

"آپکو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

اشک کو اس وقت سب کچھ بہت برا لگ رہا تھا

"میری تمام ضرورتیں تم سے منسلک ہیں اب"

وہ اسکے قریب جھک کر شدت پسندانہ آواز میں بولا۔۔۔۔تو اشک کے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔

"آپ زبردستی محبت نہیں کروا سکتے مجھ سے"

اشک کو اسوقت نفرت محسوس ہو رہی تھی

"میں زبردستی کب کر رہا ہوں اگر زبردستی ہی کرنی ہوتی نہ مجھے تو میں محبت نہیں کرواتا بلکہ اپنے جائز حقوق وصول چکا ہوتا اب تک۔۔۔۔"!

رومان اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے گھمبیر آواز میں بولا

"آپ مجھے حاصل کر کے بھی حاصل نہیں کر پائیں گے میری روح تک کبھی نہیں پہنچ پائیں گے آپ کی بس ہوس پوری ہو سکتی ہے"

اشک نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اسکی بات پر رومان عالم کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔۔۔اس نے جارحانہ تیوروں سے اسکی جانب دیکھا پھر اس کا ہاتھ موڑ کر اسکی کمر کے پیچھے لگا گیا۔۔۔۔

"یوں ہرٹنگ می"۔۔۔۔۔۔اشک نے درد سے کراہتے کہا

رومان عالم نے اسکی آنکھ میں آنسو دیکھے تو اپنی گرفت نرم کر دی لیکن چھوڑا نہیں اور اسے پیچھے کرتے بیڈ کراؤن سے لگا دیا تھا

"اور جو میں ہرٹ ہو رہا ہوں تمہاری باتوں سے اسکا کیا۔۔ میں کتنا تڑپتا ہوں جب تمہیں اپنی من مرضیاں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔۔۔ تمہیں مجھے اگنور کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔۔۔ آخر کیا گناہ کر دیا ہے میں نے جو مجھے کسی کی محبت و توجہ نہیں مل سکتی ہمیشہ الزام تراشی اور دھتکار ہی کیوں۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔۔۔۔۔" !!!!!

رومان عالم نے بے بسی سے دوسرے ہاتھ سے دیوار پہ پنچ مارتے ہوئے کہا

"چھوڑیں مجھے آپ کیا کر رہیں ہیں"۔۔۔۔ اشک نے خود کو چھڑانا چاہا

"چھوڑ ہی تو نہیں سکتا میں تمہیں اب کبھی بھی"۔۔۔۔۔۔۔

رومان عالم نے اپنی خون آشام نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"آپ کوئی حق نہیں رکھتے مجھے پکڑنے کا"

اشک نے خود کو چھڑانے کی کوشش جاری رکھی تھی

"تو کون حق رکھتا ہے۔۔۔ کس کا چھونا پسند ہے تمہیں۔۔۔۔" !!!!!

رومان عالم نے اپنا ہاتھ دیوار سے ہٹا کر اشک کے سر کو پیچھے سے پکڑ کر اسکا چہرہ قریب کیا اسکے پکڑ میں دوبارہ سختی آگئی تھی

"میں نے کہا چھوڑیں مجھے آپ ہرٹ کر رہیں ہیں مجھے پلزززز چھوڑیں۔۔۔۔۔اشک نے اپنا پورا زور لگا کر کہا

رومان نے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور کہا۔۔۔

"لو چھوڑ دیا لیکن صرف فی الحال کیلیے۔۔۔۔" !

"م۔۔۔مم۔۔۔۔میری بات سنیں۔۔۔۔"!

اسکی آواز میں لڑکھڑاہٹ نمایاں تھی۔۔۔۔

"بولو میں تمہارا منتظر ہوں!!" وہ اسکو خاموش دیکھ کر اب زرا تیز آواز میں بولا تھا اشک جو پہلے ہی ہراساں تھی اچانک لائیٹ چلی جانے پر سہمی تھی یکلخت بادل کے گرجنے کی آواز سے ایک دم اچھل کر رہ گئی تھی اور ڈر کے مارے اپنا بھیگا وجود اسکے سینے میں چھپا گئی تھی اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھ کر اسے کس کے ایسے پکڑ لیا تھا جیسے وہ اسے چھوڑ کر ابھی چلا جائے گا۔۔۔رومان عالم کا سارے کا سارا غصہ جیسے لمحوں میں اڑن چھو ہوا تھا۔۔۔اسکی مونچھوں تلے عنابی لب اسکی اس دلکش ادا پہ مسکراہٹ

میں ڈھلے تھے اس نے اسے پہلی بار ہگ کیا تھا۔۔وہ بے اختیار اپنے ہاتھ اسکی کمر پہ رکھ کر اسکو وجود کو محسوس کرنے لگا تھا اور اپنا چہرہ اسکے کندھے پہ رکھ کر اسکے گیلے بالوں کی خوشبو میں کھو سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

روماں عالم نے اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ کر اس پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کر دی۔۔۔۔

اشک نے اپنی آنکھیں کھولیں، اس کی پیشانی اچھی تک اسکے ہونٹوں کے لمس سے جل رہی تھی۔اسکے اندر اک عجب سی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔اس نے کچھ بولنے کے لیے لگ کھولے ہی تھے کہ روماں عالم نے اپنا ہاتھ اسکے لبوں پہ رکھ کر اسے بولنے سے روک دیا۔۔۔۔

"میں نے تمہاری پیشانی پر اس لیے بوسہ لیا ہے کہ یہ بہت پیار عزت واحترام کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ میرے دل میں تمہارے لیے عزت تھی اسکا اظہار کیا ہے۔نکاح کے پاکیزہ الفاظ میں نجانے کیسا اثر تھا کہ مجھے خود بخود تم سے محبت ہو گئی ہے۔بس وہ احساس تم تک پہنچایا ہے۔میرے پاس بہت سے طریقے ہیں تمہیں حاصل کرنے کے لیکن میں تمہیں تمہاری رضامندی سے پانا چاہتا ہوں، میرا وعدہ ہے میں تمہیں تمہاری اجازت کے بناء ہاتھ تک نہیں لگاؤں گا" وہ دھیرے دھیرے چاشنی سے لبریز آواز میں اسکی سماعتوں میں رس گھول رہا تھا اور وہ حیرت زدہ بت بنی متوحش سی اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

"مجھے جسم یا لڑکیوں کی حوس نہیں، تم میری ہمسفر ہو ابھی ساری زندگی پڑی ہے جب تم چاہو ہم تب اپنی ازدواجی زندگی کی شروعات کریں گے۔ بس اتنا یاد رکھنا تم میری زندگی میں آنے والی سب سے پہلی اور آخری لڑکی ہو، تم جیسی بھی ہو جو بھی ہو صرف میری ہو، تمہیں میں کبھی خود سے دور کروں گا سوچنا بھی مت۔۔۔ تمہیں کسی حال میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔"

اشک کی آنکھوں میں نمی سی گھلنے لگی تھی۔۔۔۔

"تمہارے جسم پر یہ تشدد زدہ نشان کیسے آئے۔۔۔۔؟"

اسکی انگلیاں ابھی بھی اشک کے نم بالوں میں مووو کر رہی تھیں۔۔۔ اسکے سوال پر اشک جھٹکا کھا کر اس سے دور ہوئی۔۔۔ ایسے جیسے اسے چار سو چالیس والٹ کا کرنٹ لگا ہو۔۔۔

آنسو آنکھ سے نکل کر گال پہ بہہ جائیں تو مطلب آپکو تکلیف ہوئی ہے لیکن آنسو آنکھ سے ہوتے ہوئے حلق میں اٹک جائیں تو یقیناً اندر کچھ ٹوٹا ہے اندر کی الگ دنیا ہوتی۔۔ اشک کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹک کر رہ گیا تھا اسے اپنی سانسیں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔!!!!!!

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

گاڑی کچھ فاصلے پر رُکی تھی اور اُس میں سے فہد سلطان نکل کر اسکے گھر کے دروازے پر آیا۔۔۔

وہ وائٹ پھولوں کا گلدستہ ہاتھ میں لیے گیٹ کے پاس آکر رُک گیا اور کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا۔۔۔

کئی دنوں سے اشک کو اسی وقت پھول چاکلیٹس اور طرح طرح کہ گفٹس موصول ہو رہے تھے وہ بہت پریشان تھی اس سب کو لیکر۔۔۔اس نے وال کلاک کی جانب دیکھا جہاں اسی کوریئر والے کے آنے کا وقت ہو گیا تھا وہ آج فیصلہ کن انداز میں آگے بڑھی اور آکر کر دروازہ کھول دیا۔۔۔اور منہ میں بڑبڑانے لگی۔۔۔

"آج پھر کوریئر والا کچھ لے کر آیا ہے میرے لیے تو اسے چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُسکی غصیلی آواز پر وہ اسکی طرف مڑا جو کہ چونک گئی تھی۔

"آج بھیجنے والا خود ہی آگیا ہے آپ سے ملنے مسسز فہد سلطان ٹوبی۔۔۔۔۔۔۔۔"فہد سلطان کی بھاری آواز پر وہ چونک گئی تھی۔

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ حیرت انگیز نظروں سے اسکی جانب دیکھنے لگی تھی۔یہ تو وہی تھا اسکی سٹوڈنٹ کا بھائی۔۔۔

"لگتاہے میری طرح آپ بھی بہت بیتاب تھیں مجھ ناچیز کو ملنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فہد سلطان نے اُس کے خوبصورت چہرے پر ایک مسکراتی نگاہ ڈالی تھی۔

"تمہارے اس حسن نے مجھے اتنا بے چین کر دیا ہے کہ اب تو تنہا بستر بھی کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ ایک جذب سے بولتا اس کے قریب آ چُکا تھا۔۔۔

وہ اچانک پڑی افتاد پہ بوکھلا کر دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔

"بے فٹے منہ۔۔۔ میں بیتاب تھی، کہ کب تمہیں پکڑ کر جوتیاں ماروں تاکہ تمہارا دماغ ٹھکانے پر آ جائے۔۔۔۔"

وہ غصیلے انداز میں تلملاتے ہوئے اس پہ ابل پڑی۔۔۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔۔۔۔ئے ے ے ے۔۔۔غصے میں تو اور بھی حسین لگتی ہو۔۔ میں اب ان دوریوں کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پاس آ جاؤ پھر سب کچھ منظور ہے۔" وہ اُسکی قربت کے لیے مچل رہا تھا۔۔ تبھی اسکی لعن طعن کو نظر انداز کرتا بے ساختہ پن سے بولا۔۔۔۔اور ایک مسکراتی نگاہ اُس کے حسین سراپے پر ڈالی۔

"اشک وائٹ فراک اور چوڑی دار پاجامے میں وائٹ ڈوپٹہ سر پہ عمدگی سے جمائے سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"اپنے ہونے والے داماد سے نہیں ملیں گی ساسوماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فہد سلطان کی آواز پر اشک کی والدہ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں بلیک پینٹ پر ریڈ شرٹ اور بلیک کوٹ پہنے اپنی مردانہ وجاہت لیے وہ انکی سانسیں روک گیا تھا انہوں نے اپنے سفید پڑتے چہرے اور ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ اشک کی طرف دیکھا جو خود جامد فہد سلطان کی فولادی گرفت میں چڑیا کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔

"تم ہو کون۔۔۔؟، تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں گھس کر میری بیٹی کو ہاتھ بھی لگانے کی، چھوڑ دو میری اشک کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ حلق کے بل چلائی تھیں۔۔۔۔۔

"ہمت؟ ابھی بھی آپکو میری ہمت کا اندازہ نہیں ہوا ساسوماں۔۔۔۔۔۔۔۔" انکے کے غصیلے چہرے پر مسکراتی تمسخرانہ نگاہ ڈالتا وہ اُنہیں مزید بھڑکا گیا تھا۔

"میں ابھی پولیس کو کال کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔" انہوں نے دھمکی آمیز انداز میں کہا۔۔۔

"میں آخری بار کہہ رہی ہوں، میری بیٹی کو چھوڑ دو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ورنہ کیا بڑھیا۔۔۔۔؟؟؟؟؟

پسٹل نکال کر وہ اشک کی کنپٹی پر تان گیا۔۔۔۔

"آج تیری نظروں کے سامنے اس سے نکاح پڑھواوں گا۔۔۔۔

اشک کو مسلسل نفی میں سر ہلاتے دیکھ فہد سلطان بھڑک اٹھا۔۔۔۔

اس نے دال گلتی نہ دیکھ کر پسٹل کا رخ اسکی والدہ کی جانب کیا۔۔۔۔۔

جس پہ اشک کی چیخ نکل گئی فہد سلطان نے اُس ڈری سہمی ہرنی کی طرف ایک خاص نگاہ ڈالی جو کہ آنکھوں میں آنسو لیے اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

"میں بہت نیک داماد ثابت ہوں گا اب اتنا بھی برا مت سمجھیں مجھے ایک بار مان جائیں بہت عزت کروں گا آپکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مصنوعی خفگی سے اُنکو کہتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا صوفے کی طرف آیا اور آکر بیٹھ گیا۔

"وہ آگئے مولوی صاحب، نکاح شروع کریں کیونکہ مجھے اتنی دیر انتظار کرنا پسند نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔آپ بھی آجائیں ساسوماں کہ آپکو خاص دعوت دینی پڑے گی"مولوی کو پاس آنے کا اشارہ کرتا وہ اشک کی والدہ سے مخاطب ہوا۔

"میں ہر گز تم سے نکاح نہیں کروں گی بیشک مار دو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اشک کی آنکھوں میں نفرت اور غصے کی چنگاریاں صاف دیکھی جاسکتی تھیں۔

"میری حسن کی ملکہ۔۔۔۔جانتا تھا میں کہ تم یہی کہو گی،اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم یہ نہیں چاہو گی کہ میری وجہ سے تمہاری ماں اللہ کو پیاری ہو جائے،اب اس سب میں اس بیچاری ساسوماں کا کیا قصور ہے بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اُس کے منہ سے نکلتے الفاظ اشک کو ساکت کر گئے۔۔۔۔

اشک نے قہر زدہ نظروں سے اسے دیکھا جا کے چہرے پر خون جلا دینے والی مسکراہٹ تھی۔

"اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکی والدہ کی آنکھوں سے آنسو چھلکے تھے اور اشک تو بس مرنے کے قریب تھی۔

"میری فکر مت کر۔۔۔۔۔۔۔۔اس گھٹیا انسان سے کبھی نکاح کی حامی مت بھرنا۔۔۔۔۔"وہ چلا اُٹھیں تھیں۔

"بڑھیا۔۔۔۔تیری تو۔۔۔"

اس نے ہوا میں پسٹل اٹھا کر ایک فائر کیا۔۔۔۔ٹھاہ کی آواز سن کر اشک کی دل کی دھڑکن بند ہو کر چلی تھی۔۔۔

"قبول ہے کرو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ان پر نظر ڈالتا وہ رُکا تھا۔

"زندہ دیکھنا ہے نہ اپنی ماں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ جتنا خود پر سکون تھا اُتنا ہی اشک کو بے سکون کر رہا تھا کشمکش میں مبتلا کر دیا تھا اشک نے اک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالی۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکی والدہ رو دیں تھیں۔۔

"نکاح شُروع کریں مولوی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"فہد سلطان واپس صوفے پر آ کر ٹک گیا اور اپنے آدمیوں کو پاس آنے کا اشارہ کیا۔

کب سے خاموش تماشائی بنے مولوی نے فہد سلطان کو دیکھا جو اسے لیٹ کرنے پر کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اشک نے بالآخر سر اثبات میں ہلا دیا تھا اسکی والدہ نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں اشک ایک آخری دھندلی سی نظر اپنی اماں پر ڈالتی رو پڑی تھی اسکی والدہ نے سرد نگاہوں سے فہد سلطان کے فاتحانہ چہرے کی طرف دیکھا تھا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔اور وہ کچھ نہ کر سکی تھیں۔۔۔۔

ڈرائیور نے گاڑی ایک محل نما عمارت کے پورچ میں آ کر روکی تو فہد سلطان نے ایک نظر خاموش آنسو بہاتی اشک پر ڈالی پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور دوسری طرف آ کر دروازہ کھولتا اس کے باہر نکلنے کا

انتظار کرنے لگا اشک جو اس کی ایک نظر پر ہی خوف محسوس کرتی خود میں سمٹ گئی تھی دروازہ کُھلنے پر باہر نکل آئی۔

"چلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ جو اسکے اسلحے سے لیس آدمیوں کو دیکھ رہی تھی جوان سے کافی آگے نکل گئے تھے فہد سلطان کی آواز پر اُسکی طرف دیکھنے لگی جو اسکے چلنے کا ہی ویٹ کر رہا تھا اشک چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی اس کے پیچھے سنگ مرمر سے بنے ہوئے فرش پر سہج سہج کر قدم اٹھاتی ہوئی ہال میں داخل ہوئی جہاں ایک طرف اسکے آدمی کھڑے تھے اور دوسری طرف ایک سنجیدہ سی لڑکی کھڑی تھی۔

"رباب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فہد سلطان کے پُکارنے پر وہ لڑکی اس کے پاس آئی۔

"جی سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"میم کو کمرے میں لے جائیں اور انکی ہر ضرورت کا خیال رکھنا اب آپ کے زمہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فہد سلطان کے کہنے پر رباب نے اپنی نمدیدہ آنکھوں والی خوبصورت میم کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"سر، آپ کے روم میں۔۔۔۔۔۔۔۔؟ رباب کچھ تذبذب کا شکار ہوئی کیونکہ فہد سلطان کے الفاظ نے کونسے کمرے میں لے کر جانا ہے انکی نشاندھی ووضاحت نہیں کی تھی۔

"مس رباب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" فہد سلطان ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں پھنسائے اس کے قریب آیا۔

"جب فہد سلطان نے اسے اپنے دل کی ملکہ بنالیا ہے تو میری ہر چیز پر اسکا حق ہے اور اسکی ہر چیز پہ میرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُس کے الفاظ میں اگرچہ نرمی تھی مگر اُسکا لہجہ کچھ باور کرواتا ہوا تھا جیسے وہ کہہ تو رباب سے رہا تھا مگر اشک کو اشارتاً جتلا رہا تھا۔۔

"سوری سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مس رباب کو بھی اس چیز کا احساس بخوبی ہو گیا تھا۔

"تم اپنے کمرے میں جاؤ آرام کرو بہت جلد ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اب کہ وہ اشک کی طرف مڑتے ہوئے بولا جو ایک خشک نگاہ اس پر ڈالتی سر جھکا گئی۔

"آیئے میم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" رباب کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ چل دی وہ جانتی تھی کہ اگر وہ کوئی واویلا کرے گی تو فہد سلطان نے زبردستی کیا بس ایک غصے کی نظر سے ہی اسے پست کر دینا تھا وہ اب تک اتنا تو جان گئی تھی کہ فہد سلطان کچھ بھی کر سکتا تھا یہ جانے بنا کہ اس میں کسی کی مرضی ہے بھی یا نہیں؟

رباب اسے جس کمرے میں لے کر آئی تھی وہ کہنے کو تو بیڈ روم تھا مگر اُسکی کشادگی بہت زیادہ تھی ایک طرف صوفے اور دیوان رکھ کر چھوٹے سے ڈرائنگ روم کی شکل دی گئی تھی، بھاری پردے دبیز قالین قیمتی شو پیس، بہترین انٹیریئر، دوسری طرف اسٹڈی روم کی طرز کا ایریا تھا جہاں ٹیبل اور اُس کے اوپر لیپ ٹاپ اور بہت ساری فائلز تھیں اگر اسٹڈی ایریا کے ساتھ دیکھا جائے تو گلاس ڈور تھا جس کے پیچھے ڈریسنگ روم تھا اور آگے بیڈ روم تھا شاہانہ طرز کا بیڈ روم جو اپنے مالک کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

"میم آپ فریش ہو جائے اور ڈریس چینج کر لیں پھر بیوٹیشن آکر آپکو تیار کر دے گی۔ اور مجھے بتا دیں کہ آپ اس وقت کیا کھانا پسند کریں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مس رباب کی آواز پر وہ انکی طرف مڑی۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

"میم کچھ تو کھانا پڑے گا ورنہ سر مجھ پر غصے ہونگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔" مس رباب کی بے چارگی پر وہ ایک نظر ڈال کر رہ گئی

"مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔"

وہ زارو زار روتے ہوئے اُسے جانے کا اشارہ کرتی وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

"اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ سر ہاتھوں میں تھام گئی اُسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ زندگی اُس کے ساتھ اتنا بڑا کھیل، کھیل گئی تھی اور وہ بلکل چپ قسمت کی اس ستم ظریفی یہ حیران تھی۔۔۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا، میں، میں واپس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اُٹھتے ہوئے بولی مگر پھر یکدم رُکی تھی۔

"کہاں جاؤں گی میں، وہ کہیں نہیں جانے دے گا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر اس نے میری اماں کو نقصان پہنچایا دیا تو۔۔۔" اُس کے آنسو آنکھوں سے بے اختیار بہنا شروع ہو گئے تھے۔

"کیا کروں میں؟ گھر میں اکیلی اماں نجانے کیا کر رہی ہوں گی کیا حال ہو گا انکا میرے بعد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اُسکا ذہن اسکی اماں کی طرف ہی بھٹک رہا تھا تبھی مس رباب ٹی ٹرالی لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

"میم یہ آپ کے لیے، کوشش کی ہے کہ کچھ نہ کچھ آپکو پسند آجائے اگر کچھ اور چاہیے تو بتا دیجیے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اشک نے شکوہ کناں نگاہ اسکی جانب ڈالی تو رباب دل مسوس کر رہ گئی وہ اسکی مدد کرنے کا اختیار نہیں رکھتی تھی تبھی مزید کچھ بولے بناء واپس چلی گئی۔۔۔

وہ اس وقت دلہن بنی غضب ڈھا رہی تھی۔۔!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

ڈیپ ریڈ لہنگے میں ملبوس اسکا حسن دو بالا ہو گیا تھا وہ بہت پر کشش اور حسین لگ رہی تھی۔۔اس نے پہلی بار اتنا زیادہ ہار سنگار کیا تھا وہ بھی اس انسان کے لیے جس سے وہ سخت نفرت کرتی تھی۔۔۔وہ اس روم میں پتھر کی مورت بنی بیٹھی تھی۔۔۔!

جتنی دیر اسے دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا اتنی دیر میں ہی کمرے کی کایا پلٹ دی گئی تھی۔

اب وہ وہاں اکیلی بیٹھی تھی۔اس نے سر اٹھا کر کمرے کو دیکھا۔۔جو بہت ہی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔جہازی سائز بیڈ پر سیج کی لڑیاں لٹک رہی تھی۔۔بیڈ کی کراؤن پر بھی پھولوں کے بوکے رکھے تھے اور بیڈ پر بھی پھولوں سے دل بنایا گیا تھا۔ہر طرف پھولوں کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔اس کو یہ سب دیکھ کر وحشت سی ہونے لگ گئی ی۔۔۔اس نے اتنا ہیوی ڈریس پہلی بار پہنا تھا اس وجہ سے بھی اس کو الجھن بھی ہو رہی تھی۔۔وہ تھک بھی چکی تھی دو دن سے وہ ٹھیک طرح سے نہیں سوئی بھی نہیں تھی اس لیے اسکی آنکھیں نیند سے بھر گئی ی تھی۔۔اور اب اس کے سر میں بھی درد شروع ہو گیا تھا۔۔

انٹرنیٹ پر ایک اور دنیا بھی موجود ہے، جو ڈیپ ویب اور ڈارک ویب کہلاتی ہے۔ڈیپ ویب اور ڈارک ویب کیا ہیں ؟اور کس طرح کام کرتی ہیں ؟اس بارے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد زیادہ معلومات نہیں رکھتی۔

ہم جو انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں اس میں کوئی بھی ویب سائٹ اوپن کرنے کے لیے تین بار WWW لکھنا پڑتا ہے۔جس کا مطلب ہے ورلڈ وائڈ ویب،اسے سرفس ویب،اور لائٹ ویب بھی

کہا جاتا ہے۔ جو ہم لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں یہ صرف چار پانچ فیصد ہے۔ باقی کا 95٪ انٹرنیٹ عام لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہے۔

اس سے نیچے ڈیپ ویب ہے۔ یہ انٹرنیٹ کا وہ حصہ ہوتا ہے جس تک رسائی صرف متعلقہ لوگوں کی ہوتی ہے، اور یہ عام طور پر مختلف کمپنیوں اور اداروں کے استعمال میں ہوتا ہے۔

پھر ڈیپ ویب سے نیچے باری آتی ہے ڈارک_ ویب کی۔ یہ انٹرنیٹ کا وہ حصہ ہوتا ہے جہاں تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی، سوائے اس کے جس کے پاس ڈارک ویب کی ویب سائٹ کا پورا ایڈریس ہو۔ عام طور پر ڈارک_ ویب کی ویب سائٹس کا ایڈرس مختلف نمبر کوڈ اور لفظوں پر مشتمل ہوتا ہے اور آخر میں ڈاٹ کام کے بجائے ڈاٹ ٹور، یا ڈاٹ اونین وغیرہ ہوتا ہے۔ یہاں جانے کے لیے متعلقہ ویب سائٹ کے ایڈمن سے رابطہ کرنا پڑتا ہے، جو آپ سے رقم وصول کر کے ایک ایڈریس دیتا ہے۔ جب آپ پورا اور ٹھیک ایڈریس ڈالتے ہیں تو یہ ویب سائٹ اوپن ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں گوگل یا عام براوزر پر یہ اوپن نہیں ہوتیں، یہ صرف TOR پر ہی اوپن ہوتیں ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھ لیں کہ ان ویب سائٹ کو اوپن کرنا یا دیکھنا بھی قانوناً جرم ہے، اگر آپ کے بارے صرف اتنا پتا چل جائے کہ آپ نے ڈارک ویب پر وزٹ کیا ہے تو اس پر آپ کی گرفتاری اور سزا ہو سکتی ہے۔ ڈارک ویب پر جتنا کاروبار

ہوتا ہے وہ بٹ کوائن میں ہوتا ہے، بٹ کوائن ایک ایسی کرنسی ہے جو کسی قانون اور ضابطے میں نہیں آتی اور نہ ہی ٹریس ہو سکتی ہے، کسی کے بارے یہ نہیں جانا جا سکتا کہ اس کے پاس کتنے بٹ کوائن ہیں۔ ڈارک ویب پر اربوں کھربوں ڈالرز کا یہ غلیظ کاروبار ہوتا ہے۔

پھر ڈارک ویب پر ریڈ رومز ہوتے ہیں۔ یعنی ایسے پیجز ہوتے ہیں جہاں لائیو اور براہ راست قتل و غارت گری اور بچوں اور لڑکیوں کے ساتھ زیادتی دکھائی جاتی ہے، ایسے لوگ جن کے پاس پیسہ زیادہ ہوتا ہے، اور ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہوتی ہے وہ اس قسم کے مناظر دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں، چنانچہ وہ ان ریڈ رومز میں جاتے ہیں وہاں ہر چیز کی بولی لگتی ہے، مثلاً زیادتی دکھانے کے اتنے پیسے، پھر زندہ بچے کا ہاتھ کاٹنے کے اتنے پیسے، اس کا گلا دبا کر مارنے کے اتنے پیسے، پھر اس کی کھال اتارنے کے اتنے پیسے وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ ہر قسم کی منشیات، اسلحہ اور جو کچھ آپ سوچ سکتے ہیں وہ آپ کو وہاں بآسانی مل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہاں ریٹ لگے ہوتے ہیں کہ فلاں لیول کے آدمی کو قتل کروانے کے اتنے پیسے مثلاً صحافی کے قتل کے اتنے پیسے، وزیر کو قتل کرنے کے اتنے پیسے، سولہ گریڈ کے افسر کو قتل کرنے کے اتنے پیسے وغیرہ۔ یہاں پر کاروبار ہوتا ہے، ڈرگز کا، ویپنز کا، کنٹریکٹ کلنگز کا، چائیلڈ پورنوگرافی کا، پرائیویٹ

لائیو فائٹس کا، ملکوں کے راز چُرانے اور بیچنے کا، انسانی اعضاء بیچنے اور خریدنے کا، لوگوں کے بنک اکاونٹس ہیک کرنے کا۔۔۔ یعنی ہر دو نمبر کام یہاں پر ہوتا ہے، ان کو پکڑنا بہت ہی مشکل ہے ایک طرح سے ناممکن ہے۔۔۔ وہ باقاعدہ اپنی ڈیمانڈ پر بچے کے ساتھ یا عورت کے ساتھ جنسی تشدد کرواتے اور بولی لگاتے ہیں کہ اس کے ساتھ یہ کرو تو اتنے پیسے لے لو اور وہ کرو تو اتنے پیسے۔۔۔

پرائیویٹ فائٹس میں کسی ایک فائٹر کے مرنے تک یہ لوگ بولیاں لگاتے رہتے ہیں. بِٹ کوائین کرینسی کے عوض انسانی آنکھ کان سینے دل پھیپھڑے بازو ران. ٹانگ کے ریٹ لگائے جاتے ہیں۔

فہد سلطان بھی اس شراکت ویب کا حصہ تھا۔۔۔۔۔

بظاہر تو وہ ایک روم تھا جہاں اشک دلہن بنی موجود تھی، لیکن در حقیقت وہ ریڈ روم تھا۔۔ اسکے باہر بہت بڑا ہال تھا جہاں شائقین موجود تھے اور اندر کمرے میں جو بھی ہونے والا تھا وہ سب لائیو دیکھنے والے تھے۔ ایک نئ نویلی دلہن کی پہلی رات کو دیکھنے کے لیے سب شائقین جمع تھے اور بہت پر جوش بھی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ گندگی کی کس دلدل میں دھنسنے والی ہے وہ فہد سلطان کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے وہ بیڈ سے اٹھی اور سیج کی لڑیوں کو پیچھے کر کے نیچے اتر آئی ی۔۔

وہ کمرے کے وسط میں کھڑی تھی۔

فہد صاحب تبھی کمرے میں داخل ہوااوراس کو یوں کمرے کے بیچ و بیچ کھڑے دیکھ کر حیران ساجلدی جلدی قدم اٹھاتااس کے پاس آیا۔۔۔

''کیا ہوا ملکہِ حسن۔۔۔؟ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔؟کچھ چاہیے تمہیں۔۔۔''اس نے اشک کے پاس پہنچ کر رومانوی انداز سے پوچھا۔۔۔اور کوٹ اتار کر صوفے پر اچھال دیا۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔فہد سلطان اس کے سامنے آگیااوراس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔

''اتنی بے صبری سے انتظار کررہی تھی۔۔۔؟''

وہ ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتاہوادوسراہاتھ اسکی کمر میں ڈال کراسے اپنی جانب کھینچ رہاتھا

۔۔۔۔

''مجھے ہاتھ مت لگائیں اور دور رہیں مجھ سے۔۔''وہ جو کب سے خاموش کھڑی تھی اس کے ہاتھ اپنی کمر محسوس کیے بپھر کر بولی اوراس کے ہاتھ کو جھٹک دیا۔۔۔

فہد سلطان جو اس کے لیے تیار نہیں تھا وہ اس کے جھٹکے سے اک قدم پیچھے ہوا۔ وہ اس کے رویئے پر حیران نہیں ہوا تھا۔۔ کیوں کہ اس نے جو اشک کے ساتھ کیا وہ تب سے خاموش تھی اس نے اب اپنے دکھ اور ناراضگی کا اظہار تو کرنا ہی تھا۔۔

"کیوں دور رہوں۔۔ دور رہنے کے لیے تھوڑی نہ شادی کی تم سے۔۔" وہ ہنسا تھا۔۔۔ اور اس کے بلکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اور بڑی فرصت سے اس کو دیکھنے لگ گیا۔ اشک کو اس کی نظروں سے بہت الجھن ہو رہی تھی۔۔۔

"ہنہہ شادی! میں نہیں مانتی اس شادی کو۔۔ اور مجھے نفرت ہے آپ کی شکل سے آپ کے نام سے میں آپ کی کوئی بات نہیں سننا چاہتی۔ جو کچھ آپ نے میرے ساتھ کرنا تھا وہ کر لیا۔ لیکن اب میں کچھ بھی غلط نہیں ہونے دوں گی اپنے ساتھ۔" اس نے غصے سے کہا اور اس کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا بہت غور سے۔۔ دونوں کی نگاہیں ملیں تو اشک نے دیکھا وہ بہت ہی عجیب سے انداز سے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

فہد سلطان آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے بلکل پاس آگیا اور اس کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر بھاری آواز میں بولا۔۔

''تم مانو یا نہ مانو مسز فہد سلطان تم میری ہو چکی ہو۔اور میرے سامنے میرے روم میں میری بانہوں میں ہو۔میں چاہوں تو کچھ بھی کر سکتا ہوں اور تم مجھے روک بھی نہیں سکتی۔۔''اس نے ایک ایک بات پر زور دے کر کہا اور اس کو اپنے مزید قریب کر لیا۔۔۔

وہ جو اس کو اتنا پاس دیکھ کر شاکڈ کھڑی تھی اس کی باتیں سن کر ہوش میں آئی اور اس کو دھکا دے کر خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔وہ خود کو چھڑوا نہ سکی۔۔۔

''چچچھ چھوڑیں مجھے۔۔میرے سر اور آنکھوں میں درد ہے۔۔''اس نے بے بسی سے کہا اور خود کو اس سے چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔

''تمہیں چھوڑنے کے لیے میں نے اپنی زندگی میں شامل نہیں کیا ملکہِ حُسن۔۔''اس نے بہت گھمبیر انداز میں اس کے کان کے پاس چہرہ کیے سرگوشیانہ انداز میں کہا۔۔۔اور اس کے کندھوں کو چھوڑ دیا۔۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگی تو اس کا پاوں مڑ گیا اور وہ گرنے لگی جب فہد سلطان نے آگے بڑھ کر اس کو پکڑ کر اپنی مضبوط بانہوں کے گھیرے میں لے لیا۔اور غور سے اس کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

''دیکھو۔۔۔۔! اب تو قسمت بھی ہم دونوں کو دور نہیں کرنا چاہتی۔ جو میں چاہتا ہوں وہ ہر قیمت پہ ہو کر رہے گا۔۔۔۔'' اس نے مبہم سے انداز میں آنکھ ونگ کر کہ کہا اور اس کو چھوڑ دیا۔۔ اشک کو اس کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔ وہ جلدی سے پیچھے ہٹ گ ئی ی۔

''دلہن بن کہ بہت پیاری لگ رہی ہو تم دل کرتا ہے اتنی خوبصورت دلہن کو ساری دنیا دیکھے ۔۔۔'' شاذل نے جھک کر اس کے کان میں سر گوشی کی۔

اشک اسکی اتنی واہیات سوچ سن کر چپ رہی کچھ نہیں بولی تھی۔ وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن انتہائی شاک کی کیفیت میں مبتلا تھی۔

''میں نے چینج کرنا ہے۔۔ مجھے اس ڈریس سے الجھن ہو رہی ہے۔۔'' وہ روکھے انداز میں جان چھڑوانے کو بولی۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی تو میں نے تمہیں جی بھر کے دیکھا بھی نہیں۔۔ اور باقی سب نے بھی'' فہد سلطان نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ آخری کے چند الفاظ منہ میں اتنی ہلکی آواز میں بڑبڑائے کی اشک کی قوت سماعت محروم رہی تھی انکو سننے میں۔

''اس لیے تو میں چینج کرنا چاہتی ہوں تاکہ آپ کی نظر ہی نہ پڑے مجھ پر۔ مجھ سے نہیں ہوتی برداشت آپ کی یہ بُری نظریں۔۔۔''اس نے سفاکی اور بدتمیزی سے کہا اور آگے بڑھ کر الماری میں سے پہننے کیلیے دوسرے کپڑے ڈھونڈھنے لگی۔۔۔

فہد سلطان کا رنگ اس کی بات سن کر اہانت کے احساس سے سرخی مائل ہو گیا تھا وہ کب سے اسے آرام سے ڈیل کرنے کے موڈ میں ہی تھا لیکن اب اس کا موڈ ایک دم سے خراب ہو گیا تھا۔۔۔ وہ یہ تو جانتا تھا اشک اس کو پسند نہیں کرتی ہے پر اتنی نفرت کرتی ہو گی وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

''تم میری بیوی ہو اور تمہیں دیکھنے کا حق ہے مجھے۔ چاہے تم ان نگاہوں کو برداشت کرو یا نہ۔ چاہے یہ نگاہیں اچھی ہو یا بری برداشت تو کرنی پڑیں گی۔۔۔''اس نے غصیلی گھمبیر آواز میں دانت پیس کر کہا

۔۔۔۔

"تم نہایت گھٹیا، چالباز انسان ہو، مجھے فریب دیا ہے بہت بڑا جال بُنا ہے تم نے میرے لئے میری ذات سے نہ جانے کن ناپاک عزائم کو پورا کرنا چاہتے ہو مقصد کیا ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کہ کہتی مزید بہت کچھ سخت سست سنانا چاہتی تھی مگر اس کی طرف بڑھتے لمبے چوڑے مضبوط شخص کے برہمی لیے غصیلے تیور دیکھ کے یکا یک چپ کر گئی۔۔۔

"تم میری بیوی ہو اب تمہاری پہچان میں ہوں نہ۔۔۔ تو اگر میں گھٹیا، چالباز فریبی انسان ہوں تو قاعدے سے تم بھی وہی ہوئی اب اور رہی بات عزائم کی تو بہت جلد پتہ چل جائے گا تمہیں اسکا بھی میری جان۔۔۔ میرے ساتھ رہو گی تو بہت فائدے پہنچاؤں گا تمہیں بھی۔۔"

وہ ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگاتا جیسے خود بھی اندر ہی اندر سلگ رہا تھا درمیانی فاصلہ مٹاتے ہوئے وہ اب اس کے سر پہ جا پہنچا۔ اور اسے سر تا پا دلچسپ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"میں لعنت بھیجتی ہوں ایسی پہچان پہ!! تم جیسا شخص میرے لئے میری جوتے کی نوک کے برابر بھی نہیں ہے۔ کجا کہ میں تمہیں جوتے کی نوک پہ رکھوں۔"

ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے آنسوؤں کو رخسار سے صاف کیا گیا لہجے میں سوائے نفرت کے اور کچھ نہ تھا۔۔۔

"تم جیسی ہی لڑکیاں اپنی ہنستی بستی زندگی کو اپنی اس لمبی زبان کی وجہ سے اجاڑ لیتی ہیں، تمہیں تمہاری حثیت تو آج میں بتاؤں گا دیکھتے ہیں کون کس کو جوتے کی نوک پہ رکھتا ہے۔""

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خود پہ کنڑول کھو بیٹھا اور ایک جھٹکے سے اسکے شانوں کو تھام کے حد درجہ تلخی آمیز لہجے میں دھاڑا تھا اسکی آنکھوں میں آگ کے شرارے پھوٹے پڑ رہے تھے غصے کی شدت سے۔

"بات خود کی عزت نفس پہ آئی تو بہت آگ لگی تمہیں؟میں بھی ایک عزت دار شریف گھرانے کی بیٹی ہوں جسکی زندگی کا تم نے تماشا بنا کر رکھ دیا ہے،" وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

"عزت نفس کا تو پتا نہیں مگر تمہارے اس پرکشش روپ کی کشش میرے اندر ضرور پیدا ہو کر جنونیت کا تناور درخت بن چکی ہے پوری آب و تاب سے اور مائی ڈیئر وائف شدت و جنون میں سب جائز ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔"

"تم نے میرے آگے زبان چلا کر خود اپنے لئے پچھتاوے کا انتخاب کیا ہے"

اسنے اشک کو بے دردی سے صوفے پہ دھکیلا اور اسکی تھوڑی کو جکڑ کہ اس پہ جھکتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا۔اشک کی آنکھوں میں خوف اترا تھا، فہد سلطان کے خطرناک تیور اسکو سہا گئے تھے۔

"پچھتاوا وہ نہیں جسے آپ حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں!۔۔۔۔۔۔پچھتاوا وہ ہو گا جب خدا میرے اوپر کیے گئے ظلم کا بدلہ لے گا آپ سے""

وہ سٹپٹانے کے باوجود آنکھوں کو زور سے میچے مشتعل انداز میں اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں سے بے پرواہ ہوئی چنگھاڑتی ہوئی آواز میں بولی۔مگر فہد سلطان کو اسکے کھرے جملے جیسے جھنجھوڑنے کے لیے ناکافی تھے۔

اسکے کان میں لگی بلیو ٹوتھ سے اسے آرڈر مل رہے تھے کہ آگے شائقین کیا دیکھنا چاہتے ہیں اسے وہی کرنا ہوگا اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ۔۔۔۔ عوام دلہن کو ٹارچر ہوتا دیکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسکی جانب لپکا اسے پتہ تھا اشک بھاگے گی اپنے آپ کو بچانے کے لیے۔۔۔ اور وہی ہوا بھی جو اس نے سوچا تھا۔۔۔ جیسے ہی وہ اشک کی جانب تیزی سے بڑھا اشک نے اپنا بھاری عروسی لباس اٹھا کر بھاگنے لگی کمرے کے دوسری جانب۔۔۔ مگر۔۔۔۔ وہ زیادہ دیر بھاگ نہ پائی ۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ اشک نے درد سے کراہ کر زمین کی جانب اس حصے کو دیکھا وہاں قالین نہیں تھا ۔۔اسکی نظر سفید ٹائلز لگے فرش پہ گئی جہاں اشک کے پیروں کے نشان لہو سے بنے ہوئے تھے۔

فہد سلطان نے چہرے پہ تمسخرانہ مسکراہٹ سجائے بے قراری سے اس سر پھری لڑکی کے نازک پیروں کی جانب دیکھا۔۔ فرش پہ جا بجا شیشے کی باریک کرچیاں بکھری ہوئیں تھیں۔ جو اسکے پاؤں میں چبھ کہ اسے کو لہو لہان کر گئی تھیں۔۔۔

وہ حق دق کھڑی کبھی اپنے پیروں کو تو کبھی فرش پہ لگے اپنے خون کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکا سے چکرانے لگا تھا۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھام لیا وہ اندازہ نہیں لگا پا رہی تھی کہ زیادہ درد سر میں پاؤں میں تھی یا اسکے دل میں۔۔۔!!!!

"بہت شوق تھا نہ مجھ سے دور جانے کا دیکھ کیا انجام بیوقوف لڑکی ؟؟؟"

"ف۔۔ہ۔۔۔د۔۔۔"!

وحشت زدہ سی آواز کے لبوں سے نکلی تھی جو فہد سلطان کو اندر تک پر سکوں کر گئی۔

" نفرت ہے مجھے تم سے"

اشک کے لب بہت دھیرے سے پھڑ پھڑا کہ خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

فہد سلطان زخمی اشک کو صوفہ سے اٹھا کہ اپنے بازؤں میں بھر کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے بیڈ کے پاس جا پہنچا تھا،اور اسے مال مفت دل بے رحم کیطرح بستر پر اچھال دیا۔۔۔اشک فق نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"زخم اتنے گہرے آئے ہیں کیا ضرورت ہے تمہیں ایسے مجھ سے دور بھاگنے کی؟؟"

"کیوں خود کو تکلیف دیتی ہو ملکہ حسن۔۔۔میری توجہ حاصل کرنے کیلیے ڈرامہ اچھا رچایا ویسے ۔۔۔"!

فہد سلطان کا لہجہ کافی حد تک نرم پڑ چکا تھا غصے کی جگہ اب لگاوٹ نمایاں تھی۔

"آہ۔۔۔ہ۔۔۔ہ۔۔۔ہ"

تکلیف کی شدت سے وہ پہلی دفعہ سسک اٹھی تھی یا پھر فہد سلطان کی زبان سے نکلے نوکیلے تیر کا درد تھا جو سیدھا دل میں کھب کر ریزہ ریزہ ہونے کے باعث خون کے آنسو رو دیا تھا۔

"تم چھوڑ دو یہ سب طریقے آزمانا مجھے متوجہ کرنے کیلئے کیونکہ تم تو پہلے ہی میرے دل پہ قبضہ جما چکی ہو""۔

اشک نے غم وغصے کی کیفیت میں مبتلا بیدردی سے اپنے گلے میں سے گلوبند اتار کر فرش پر پھینکا ۔۔۔اسے اسوقت یہ گلوبند اپنے گلے کا پھندہ معلوم ہو رہا تھا۔

"تم یہ سب اتار کر کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو میں ہوں نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کروں گا"""

وہ شرٹ اتار کر بستر پر گراتے اسکی جانب آیا۔۔۔تو اشک کی آنکھوں میں نمی گھلنے لگی۔۔۔

"م۔۔۔میرے قریب مت آنا مجھے گھن آ رہی ہے تم سے۔۔

اشک نے نفرت آمیز نظروں سے فہد سلطان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھ سے گھن آتی ہے ؟؟؟

اپنے شوہر سے ؟؟؟؟

" تم کیسی عورت ہو ؟؟؟؟؟

" بلکہ نہیں تو ابھی عورت کہاں۔۔۔

"ابھی لڑکی ہو۔۔۔۔۔

"ادھ کھلی کلی جسے لٹکی سے عورت اور کلی سے گلاب میں بنانے والا ہوں"

وہ جھومتے ہوئے بے ربط سے جملے ڈگمگاتے لہجے میں بولتا اس پر جھکا تھا اور اشک کا زرتار آنچل اسکے تن سے جدا لیے دور اچھال گیا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا آپ گھسیٹتے ہوئے بیڈ کراؤن سے جا لگی۔۔۔۔

اپنے ساتھ کی گئی اسکی قسمت کی ستم ظریفی پہ اشک کے اشک رواں تھے۔۔۔۔۔

وہ برباد ہونے والی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا دھاڑیں مارتے ہوئے اپنی ماں کو بتائے کہ اس کا شوہر کس قماش کا انسان ہے۔۔۔

مگر پھر ماں کی نصیحت یاد آگئی۔۔۔۔

بیٹا اب شوہر کا گھر ہی تمھارا گھر ہے جیسا بھی ہے اب شوہر ہے تمہارا برداشت سے کام لینا۔۔۔

شوہر کے گھر کو اپنا گھر سمجھنا اور اچھی طرح سے نباہ کرنا۔۔۔

بس ماں کی یہ باتیں اور انکی جان کی سلامتی اس کے قدموں کو زنجیروں سے جکڑ گئی تھیں۔۔۔اب تو یہ حال تھا کہ

پیچھے کنواں آگے کھائی۔۔

ہر سو اندھیرا۔۔

جائے تو جائے کہاں؟؟؟

"بہت خوبصورت ہو تم،،،، تمہارے حسن کو خراج بخشنے کا وقت آن پہنچا ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔۔

تم سمجھتی ہو کہ تمہارے ساتھ بس ایک رات گزار کر ہی میرا دل مطمن ہو گا تو بلکل غلط ہے، تمہارے اس حسین اور دلکش وجود میں کم از کم کچھ راتیں کھویا رہنے کا حق تو بنتا ہے نہ میرا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"نہایت دلکشی سے بولتا اُسے حیران کر گیا۔

"بہت غرور ہے تجھے اپنے اس خوبصورت چمڑی پر""

وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ کی پشت سے چھوتے ہوئے بے دردی سے اس کے گلے کا کانوں میں لٹکتے جھمکے نوچ کے پھینک چکا تھا اور اپنے منہ زور ہوتے جذبات سے اشک کے نازک سے وجود کو چھلنی کرنے لگا۔۔۔۔

"میں خود کو ختم کر دوں گی مگر تم جیسے ناپاک شخص کو اپنا آپ ہر گز بھی نہیں سونپوں گی چاہے تم مجھے جان سے ہی کیوں نہ مار دو۔۔۔

اشک میں نجانے کہاں سے اتنی ہمت آگئی تھی کہ وہ ڈٹ گئی تھی فہد سلطان کے سامنے۔۔۔

اشک کی یہی حرکت فہد سلطان کو بھڑ کا گئی تھی وہ اپنے آپے میں ہوتا تو کچھ سوچتا سمجھتا بھی۔۔۔

مگر وہ اس وقت کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی حالت میں تھا ہی کب۔۔۔؟اسوقت تو اس پہ نشہ و جنون سوار تھا

"جو چاہے کر لینا اپنے ساتھ مگر بعد میں ابھی مجھے اپنی روح کو سیر اب کر لینے دو اپنے اس حسین سراپے سے۔۔۔

اس کی اس قدر فحاش و بیہودہ گفتگو کرنے پہ اشک کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

کیا ایسا ہوتا ہے زندگی کا ہمسفر آپکا محرم؟؟؟؟

اس نے بے دردی سے اشک کے تن سے اسکے عروسی لباس کو جدا کیا تھا۔۔

اشک کو اس شخص کا وجود اور اس کی جسارتیں زندہ در گور کر دینے کے لئے کافی تھی۔۔۔

فہد سلطان نے اشک کی تمام فرار کی راہیں بند کر دیں اور اس کے چہرے پر جا بجا اپنے ہونٹوں سے تکلیف پہنچانے لگا۔۔۔

اس نازک سی لڑکی کو اس شخص کا وجود اور اس کی جسارتیں کسی گرم دہکتی ہوئی سلاخوں کی طرح اپنے وجود میں پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ ایک کمزور سی لڑکی تھی کہاں تک اس حوس کے مارے شخص سے مقابلہ کر سکتی تھی۔۔۔!!!

اسکی بے بسی کا تماشا باہر موجود عوام دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شائقین کی ڈیمانڈز بڑھتی جا رہی تھیں اور فہد سلطان ویسے ویسے اس پہ ظلم و ستم کی انتہا کرتا اشک کی روح کو گھائل کر اسکی ذات کی دھجیاں بکھیرتا جا رہا تھا۔۔۔

گلاس وال سے آہستہ آہستہ روشنی اندر کی طرف بڑھ رہی تھی اور اس کے کمرے کی تاریکی دور ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اس کے اندر کی تاریکی جیسے بڑھتی جا رہی تھی۔ نجانے کتنی راتیں اس نے سسک سسک کر آنکھوں میں کاٹ دی تھیں۔ فہد سلطان کا مکروہ چہرہ وہ پہچان چکی تھی۔ نیند اسکی انکھوں سے کوسوں دور تھی۔ دل کی بے چینی حد سے سوا تھی دل جیسے پل پل آگ پر جل رہا ہو۔ اب فجر کی اذان کے ساتھ وہ بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی ایک بار تو لڑکھڑا گئی مگر پھر خود کے بے جان ہوتے وجود کو لیے واش روم کی

جانب بڑھ گئی شاور لیا اور وضو کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس نے اللہ سے رو رو کر دعائیں مانگیں۔ اسے لگا جیسے اس کا سارا اضطراب ختم ہو رہا ہے وہ محفوظ پناہ گاہ میں آچکی ہے۔ اس نے وہاں قرآن مجید تلاش کیا لیکن ہمیشہ کیطرح اس کی متلاشی نظریں ناکام لوٹ آئیں تو اسے جو سورتیں یاد تھیں اس نے تلاوت کیں۔۔ تلاوت کے بعد وہ بالکونی میں آگئی تھی۔ صبح کی تر و تازہ ہوا اس کے جسم سے ٹکرائی تو اسکے جسم پہ دیئے گئے زخم تازی ہو گئے جسم کے روم روم میں سے درد بھری ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ جسم پہ چاقو سے کیے گئے اسکے تشدد کے ثبوت ابھی بھی تازہ تھے۔۔۔ ان میں سے خون رس رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر کیلیے وہ اپنا دکھ بھول گئی تھی۔ آسمان پر اڑتے پرندوں کو دیکھتے ہوئے اس کے دل نے یہ خواہش کی تھی کہ کاش وہ بھی ایک پرندہ ہوتی۔ اسے یہ دکھ نہ جھیلنے پڑتے۔ جن کو کھانا تلاش کرنے کی علاوہ اور کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ اس کی نظر پچھلی عمارت کی جانب گئی جس میں کئی لڑکیاں رہائش پذیر تھیں۔ وہاں بھی چہل پہل شروع ہو چکی تھی۔ لڑکیاں اندر باہر آ جا رہی تھیں۔ عمارت کے دروازے پر دو گارڈز پہرہ دے رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی ایک بے ہوش لڑکی کو بازوؤں میں اٹھائے باہر سے آیا تھا۔ اور چوکیدار کے پاس کھڑے ہو کر ایک منٹ بات کی اور اندر چلا گیا تھا۔ اشک حیرت سے اس آدمی اور بے

ہوش لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔اس کی چھٹی حس نے یہاں کچھ غلط ہونے کا اشارہ دیا تھا کہیں فہد سلطان وہ لڑکیوں کا کاروبار تو نہیں کرتا۔۔

(تو کیا یہ سب لڑکیاں بیچنے کے لیے یہاں لائی گئی ہیں یا میری طرح۔۔۔۔۔)وہ حیرت کدہ بنی ساکت کھڑی تھی۔۔۔

وہ ان لڑکیوں سے ساری سچائی جاننے کے لیے کمرے سے نکل کر راہداری میں آئی ابھی راستے کے درمیان ہی تھی کہ کسی نے پیچھے سے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا تھا اس سے پہلے کہ وہ حیرت سے نکل کر کچھ سمجھتی اس نے اس کی گردن پر تیز دھار چھری رکھ دی تھی۔ جس کی تیز دھار اسے اچھی طرح محسوس ہو گئی تھی۔ڈر کی لہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر گئی تھی۔وہ حیران رہ گئی کہ ایک لڑکی اس کی گردن تک پہنچ چکی ہے۔کچھ لمحوں کے لیے تو وہ بول بھی نہیں سکی تھی۔

"خاموش....اگر ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو اپنے لیے ہی خطرہ پیدا کرو گی"آئرہ نے سرگوشی میں کہا تھا۔

"ک....کون ہو تم؟"ڈر کے مارے اشک ہکلا کر بولا۔

"میرے ساتھ چلو" آئرہ نے درشتی سے کہا اور اس کی گردن پر چھری رکھے ہی آگے چلنے کا اشارہ کیا تو وہ اس کے ساتھ چلنے لگی۔ دو پورشنز کی دیواروں کے درمیان خفیہ راستہ تھا۔ آئرہ اسے وہاں لے کر آ گئی تھی یہاں اندھیرا نسبتاً کم تھا۔ آئرہ نے اسے دھکا دے کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ اور اس کے بھاگنے کی تمام راہیں مسدود کر دیں۔

"اس گناہوں کی دلدل سے نکلنا چاہتی ہو؟" آئرہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا تو اشک کی حیران کن آنکھوں میں نمی گھلنے لگی اور سر خود بخود اثبات میں ہلنے لگا۔۔۔

"تم جانتی ہو اس رات کو تمہارے ساتھ کیا ہوا"......

وہ ابرو اچکا کر پوچھنے لگی تھی۔ اشک کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔

آئرہ کے منہ سے فہد سلطان کی ساری حقیقت سن کر اسکے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔ وہ سمجھی تھی وہ ظالم نفسیاتی انسان کمرے میں اس پہ تشدد کرتا ہے مگر یہ کیا۔۔۔ اسکی عزت کا سر عام تماشہ بنانے والا نام نہاد شوہر اپنی بیوی کی عزت پامال کرنیوالا درندہ اسے ساری دنیا کے سامنے رسوا کر چکا تھا۔۔۔ وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ اسکی حالت یوں تھی جیسے کاٹوں تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔!!!!!

"مجھے بچالیں یہاں سے نکال دیں۔۔۔۔۔"

اسکے حلق سے بمشکل گھٹی گھٹی آواز نکلی تھی۔۔۔۔وہ آئرہ کر قریب جا کر منت بھرے انداز میں بولی

"مم..... میں نہیں بچاسکتی۔مجھے مار ڈالے گا" وہ ہکلایا۔

"اتنا عرصہ ہو گیا خود کو نہیں نکال سکی اس دلدل سے تمہیں کیا خاک نکال پاؤں گی" وہ غرا کر بولی۔

"آپ یہاں پہ سب راستے جانتی ہوں گی پلیز میری مدد کریں۔۔۔بہت درد ہوتی ہے۔۔۔" وہ روتے ہوئے ملتجی ہوئی۔۔۔۔آئرہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

یہ رات بھی پچھلی رات کی طرح اس نے جاگ کر گزاری تھی۔اس کا ذہن مختلف سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔وہ اس لڑکی کو کیسے یہاں سے نکالے۔۔۔اسے یقین تھا کہ اگر اس نے کوئی ایسا قدم اٹھایا تو وہ لوگ اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔اسے اس بات کی پرواہ بھی نہیں تھی کہ آگے اس کے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔کیونکہ وہ فہد سلطان کی محبت کے جال میں پھنس کر یہاں آچکی تھی اور اپنا سب کچھ لٹا چکی تھی وہ اپنی ہی طرح اس لڑکی کو اذیت سہنے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔اس نے اشک کی مدد کرنے کے بارے میں سوچا شاید یونہی وہ اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کر پائے۔۔۔۔اسے ان لوگوں کے چُنگل سے آزاد کروا کر۔جب وہ یہاں آئی تھی اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ لوگ اپنا مطلب پورا کرنے پر اسے جان سے

مارنے کی بجائے روز بیچیں گے۔یوں اس کی عزت سے کھیلنے کی کوشش کریں گے۔لیکن اسے مزید اشک کی عزت وناموس پر حرف نہیں آنے دینا تھااور اسے یقین تھا کہ وہ ایسا کر لے گی البتہ نتائج کی خبر نہیں تھی۔انجام موت بھی ہو سکتا تھا۔اس کے لیے ذلت کی زندگی سے عزت کی موت پیاری تھی۔

صبح کے چار بج چکے تھے۔اندھیرا آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہو رہا تھا۔دور کہیں سے اذانوں کی آوازیں آرہی تھی۔اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو اشک ساتھ والے بیڈ پر پڑی سو رہی تھی۔درد سے کملایا ہوا سفید چہرہ ذرد پڑ چکا تھا۔اس کے بھورے لمبے سیدھے بال سرہانے پر بکھرے ہوئے تھے۔وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی۔اسے دیکھ کر آئرہ کو اپنی چھوٹی بہن مائرہ کی یاد آگئی۔اس کے لبوں پر مغموم سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔وہ فہد سلطان کے آنے سے پہلے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔!!!!تم نہایت ہی گھٹیا انسان ہو"" فہد سلطان نے کمرے میں آتے ہی اشک کو سکون سے سویا ہوا دیکھا تو اسکے بالوں کو مٹھی میں دبوچ کر اٹھنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔اشک جو گہری نیند میں تھی فہد سلطان کو سامنے دیکھ اسکی آنکھوں میں شرارے پھوٹنے لگے وہ اسکی فولادی گرفت میں چھٹپٹاتے ہوئے خود کو آزاد کروانے کی تگ ودو میں مبتلا تھی۔۔۔

"کیا کیاہے میں نے ؟؟؟ کیوں بھونک رہی ہو، لگتاہے دماغ کا سکروڈھیلا ہو گیاہے ٹائیٹ کرناپڑے گا وہ درشتگی سے گویا ہوا تھا۔" دوسری جانب اشک جیسے اشک کی بصارتوں کو یقین نہیں آیا۔۔ وہ شخص اتنی گندی زبان استعمال کر سکتا تھا اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

"اتنا کچھ کر کہ مجھ سے پوچھ رہے ہو کیا کیا ہے تم نے ؟؟؟ ساری دنیا کے سامنے میری عزت کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے زراسی بھی شرم نہیں آئی تمہیں۔ آخر میرا قصور کیا تھا؟؟؟؟ کس چیز کی سزا مل رہی ہے مجھے۔۔۔۔؟"

"بکواس بند کرو اور اپنی اوقات میں رہ کر بات کرو مجھ سے۔۔۔۔ میرا دماغ ہل گیا نہ تو بہت برا پیش آؤں گا" وہ دھمکی آمیز انداز میں بولا۔۔۔۔"

"اوقات میں ہی ہوں تم شاید بھول گئے ہو" وہ واحد پروردگار کی ذات سب دیکھ رہی ہے، تمہیں تمہارے کیئے کی سزا ضرور ملے گی میں نے اپنا معاملہ اسکے سپرد کیا بیشک وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے ،خدا تمہیں برباد کرے جیسے تم نے مجھے کر دیا"" وہ بلک بلک کر روتے ہوئے گلوگیر لہجے میں بولی ۔۔۔۔۔

"کر اب بکواس""

اس سے پہلے کہ وہ اس پہ بپھرے ہوئے شیر کی مانند جھپٹ پڑتا۔۔۔۔

"ہاتھ بھی مت لگانا اسے فہد سلطان ورنہ تمہارا قتل کر دوں گی قسم سے۔۔۔۔""""

"تم مجھے قتل کرو گی۔ مجھے ؟؟؟؟؟" وہ تعجب سے اندر آنے والی آئرہ کی جانب دیکھتا تمسخرانہ انداز میں بولا۔" بات کرنے سے پہلے انسان کو اپنا مقام نہیں بھولنا چاہیے۔ یہ پتہ ہے کہ کہاں کھڑی ہو۔ یہ میرا گھر ہے۔ میری سلطنت۔ یہاں میری اجازت کے بنا پرندہ پر بھی نہیں مار سکتا۔ بڑے بڑے لوگ مجھ سے بات کرنے سے پہلے سو بار سوچتے ہیں۔ تم تو میرے سامنے چیونٹی کی سی حیثیت رکھتی ہو۔ چاہوں تو پل بھر میں مسل کر رکھ دوں۔" اس کے ہر لفظ سے غرور جھلک رہا تھا۔ آئرہ نڈر انداز میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

" جانتی ہوں تمہیں کس بات پر اتنا غرور ہے۔ میں تم سے کیا ڈروں۔ جو اپنی حفاظت کے لیے کرائے کے چمچوں کی ایک فوج اپنے ساتھ لیے پھرتا ہے اس ڈرپوک سے کیا ڈرنا" وہ ابرو اچکا کر بولی تو وہاں موجود اشک اس کی ہمت کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"تم نے میری غیرت کو للکارا ہے اب اسکی ذمہ دار بھی تم خود ہو گی۔" فہد سلطان پر نظریں گاڑھے بولا تھا۔ آئرہ لاپرواہی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی جیسی اسے کسی بات کا اثر نہیں۔

آخری وارننگ دے رہا ہوں یہاں سے دفعہ ہو جاؤ ورنہ میں تمہاری زندگی اتنی اذیت ناک بنادوں گا کہ تم خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔" وہ سفاکیت سے بولا تھا۔ آئرہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی رہی تھی۔

اسے اپنی جگہ ڈٹے ہوئے دیکھ کر فہد سلطان نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی پکڑنی چاہی تو آئرہ نے ایک دم سے پیچھے کر کے دوسرے ہاتھ سے کھینچ کر اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ فہد سلطان کے دماغ کے ساتھ ساتھ اس کا منہ بھی گھوم گیا۔ فہد سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسکی استعمال شدہ عام سی لڑکی اس کے منہ پر یوں تھپڑ دے مارے گی۔ اور اس سے زیادہ حیرت کی بات کہ اس کے تھپڑ سے اس کے قدم تک لڑکھڑا گئے تھے۔ کیا کسی لڑکی میں اتنا زور بھی ہوتا ہے۔ وہ حیرت سے آئرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر جارحانہ تیوروں سے اسکی جانب بڑھا

وہ بھاگتا ہوا آیا اور گھوم کر اپنی ٹانگ سے اس کے چہرے کو نشانہ بنایا لیکن وہ بر وقت نیچے بیٹھ گئی اور دائیں ٹانگ لمبی کر کے بائیاں ہاتھ زمین پر جما کر اس کے گرد گھومی اور فہد جو ابھی ایک ٹانگ پر ہی کھڑا تھا آئرہ کا پاؤں اس کے ٹخنے پر پڑا تھا اور وہ لڑکھڑا کر منہ کے بل جا گرا تھا۔ زمین پر اس کا چہرہ لگنے سے کافی خراشیں پڑ گئیں تھیں۔ وہ تلملا کر اٹھا تھا۔

"یو بچ..... تمہاری یہ ہمت......میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں" وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

آئرہ نے مضبوطی سے اپنے قدم نیچے جماتے ہوئے دائیاں ہاتھ ہوا میں بلند کیا جس میں تیز دھار چھری تھی۔۔۔اس نے جھکے ہوئے فہد کی گردن کی پچھلی طرف تھوڑا سا نیچے کر کے ریڑھ کی ہڈی کے قریب جا ماری، چاقو جلد کو چیرتا اندر تک گھس گیا۔۔۔تڑپتے ہوئے چیخ پڑا اور آئرہ بے حسی سے مسکرائی تھی۔سب اشک حیرت کا بے بن چکی تھی۔فہد سلطان کی گردن سے خون نکل کر اس کی سفید شرٹ کو سرخ کرنے لگا۔وہ شاید اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا اور اس کا خون فرش پر ایک لکیر کی صورت میں بہہ رہا تھا۔

"منہ کیا دیکھ رہی ہو آگے بڑھو اور نکلو یہاں سے فورا" آئرہ اندر آتے ہوئے سیکیورٹی گارڈز کی طرف دیکھ کر چلائی۔اتنا تو وہ کر ہی سکتی تھی اشک کیلیے۔سارے سیکیورٹی گارڈز فہد سلطان کی خون میں لت پت لاش کو دیکھ حیرانگی وتذبذب میں مبتلا ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔یہیں آئرہ نے موقع سے فایدہ اٹھایا اور اشک کو اپنے ساتھ لیے خفیہ راستے سے باہر کی جانب نکلی تھی۔۔۔۔آئرہ اسے تو وہاں سے باہر نکالنے میں کامیاب رہی مگر خود گارڈز کی گن میں سے نکلی بلٹ کا نشانہ بن گئی۔۔۔جو بڑوں کی

نصیحتوں وعزتوں کو روند کر اپنی خواہشات کا تاج محل تعمیر کرتے ہیں شاید انکا یہی انجام ہوتا ہے جو اسکا ہوا تھا۔۔۔!!!!

"تم جاؤ یہاں سے""" اشک جو اسے لہرا کر زمین پہ گرتے دیکھا رکی تھی آئرہ کے آخری تنبیہی الفاظ سن کر اس نے اپنے قدم تیزی سے آگے بڑھائے تھے۔۔۔وہ کب روڈ تک پہنچی اور کب کسی فیملی کی بس سے لفٹ لے کر اپنے گھر پہنچی اسے خود بھی علم نہ تھا۔۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے تو فہد سلطان کا مکروہ اور آئرہ کا مہربان چہرہ گھوم رہے تھے۔۔۔۔گھر آ کر اپنی ماں کے قدموں میں گرتے ہی وہ بھی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔اسکے ملتے ہی اسکی والدہ نے وہ گھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا تھا اور وہ دوسرے شہر میں رہائش پذیر ہو گئیں۔۔۔وقت گزرتا رہا مگر اشک ابھی تک نارمل نہیں ہو سکی تھی۔۔۔اسکی والدہ کی بچپن کی دوست شاہدہ بیگم سے انکی ملاقات مارکیٹ میں ہوئی۔۔۔اشک کی والدہ انہیں اپنے چھوٹے سے گھر لے گئیں بچپن کی بچھڑی سہیلیوں نے خوب باتیں کیں، انہیں دنوں شاہدہ بیگم رومان عالم کے لیے لڑکی کی تلاش میں تھیں، اشک کو دیکھ کر شاہدہ بیگم کی تلاش ختم ہو گئی۔۔۔انہیں وہ سنجیدہ سی پیاری سی لڑکی بہت پیاری لگی اور انہوں نے پہلی فرصت میں اسکا ہاتھ مانگ لیا۔۔۔۔اشک کی والدہ نے جھٹ ہاں کہہ دی۔۔۔مگر انکے جانے کے بعد جیسے ہی اشک کو

اس واقعے کا علم ہوا وہ ہتھے سے اکھڑ گئی اور یہی راگ الاپنے لگی کہ وہ کسی طور بھی دوبارہ شادی نہیں کرے گی۔۔۔۔اسکی والدہ نے اسے جذباتی بلیک میل کیا۔ کہ انکی زندگی و موت کا کوئی بھروسہ نہیں وہ کس کے سہارے اسے چھوڑ کر جائیں گی۔ یہاں جگہ جگہ بھیڑیئے تنہا عورت کی فراق میں گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ مگر وہ کسی طور راضی نہیں۔۔۔۔آخر کار انہوں نے اسے کہا کہ اگر وہ اس شادی کے لیے ہاں نہیں کرے گی تو انکا مرا ہوا منہ دیکھے گی۔۔۔انکی دھمکی اثر کر گئی وہ شادی کے لیے مان تو گئی تھی مگر اپنے آپ سے اندر ہی اندر جو نج رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنے روم کی صفائی کروا رہی تھی جب مائرہ نے آکر بتایا۔۔۔۔

"بھابھی آپ تیار ہو جانا کل شام کو بھائی نے افطار ڈنر پہ جانا اور آپ انکے ساتھ جائیں گی اسی لحاظ سے تیاری کر لیجیے گا۔۔" اس نے مائرہ کی بات سن کر منہ بنایا۔ وہ جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن انکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔شاہدہ بیگم نے بھی آفس سے کال کر کے اسے خاص تاکید کی تھی تیار ہونے کی۔۔۔۔

آجکل دل عجیب سا ہو رہا تھا رومان عالم کا ہر وقت اسے توجہ دینا اہمیت دینا اسکا حد سے زیادہ خیال رکھنا اسے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ جب رومان عالم نے اسکی حالت کو جان لیا ہے پھر بھی سب

جانتے ہوئے وہ ایسا اتنا اچھا برتاؤ کیسے کر سکتا ہے اسکے ساتھ۔ کیسے کوئی انسان اتنا اچھا ہو سکتا ہے کہ سب بھلا کر ایسی لڑکی کو اپنائے۔۔۔۔ چاہا جانا کسے پسند نہیں ہوتا اور اوپر سے رومان عالم جیسا پڑھا لکھا سلجھا ہوا خوبرو مرد اسے شاید ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکی قسمت اتنی اچھی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔اسی کشمکش میں مبتلا وہ تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔!

اس نے سکائی اور بلیک رنگ کا خوبصورت ڈریس زیب تن کیا ہوا تھا۔۔ وہ رنگ اس کی گوری رنگت پر بہت نچ رہا تھا۔۔ وہ جو بھی پہنتی تھی اس پر نچ جاتا تھا۔۔۔اس نے کانوں میں ہم رنگ جھمکے پہنے، آنکھوں میں کاجل ڈالا اور ہاتھوں میں ہم رنگ چوڑیاں پہنیں۔اور ہونٹوں پر ہلکا سالپ گلوز بھی لگالیا۔اس کے بال گیلے تھے اس لیے اس نے ان کو باندھا نہیں تھا۔ برش کر کے ان کو ویسے ہی سوکھنے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔۔ وہ آئینے کی طرف منہ کر کے کھڑی تھی۔ جب رومان عالم آہستہ سے دروازے کے ہینڈل کو گھما کر کھولا اور اندر آیا۔۔۔ لیکن آئی ینے کے سامنے کھڑی نکھری نکھری اشک کو دیکھ کر اس کے ہوش اڑگ ئی ے تھے. وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اس نے اشک کو کھلے بالوں میں دیکھا۔اس پر عجیب سی کیفیت طاری ہوگ ئی ی. اور دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی اور وہ ایسے ہی چلتا ہوا اس کے پیچھے پہنچ گیا وہ اپنے دھیان میں کھڑی تھی اس کو رومان عالم کے آنے کی خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس نے آہستہ سے اشک کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ وہ چونک گ ئی ی۔ اس کا دوپٹہ بھی بیڈ پر پڑا تھا وہ جلدی سے ایک طرف سے نکلنے لگی تو رومان عالم نے اس کو ایسے کرنے سے روک دیا۔۔۔

اشک کو اس سے خوف محسوس ہونے لگ گیا تھا اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔

رومان عالم نے آہستہ سے اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ کر اپنے پیار کی مہر ثبت کر دی۔۔۔

اشک نے یکدم آنکھیں کھولیں. وہ اس کے بلکل پاس کھڑا تھا۔ اس کی پیشانی اس کے ہونٹوں کے لمس سے جل رہی تھی۔ اس کے اندر ایک عجیب سی لہر دوڑ گ ئی ی۔۔۔

اس نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھی کہ رومان نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگشت شہادت رکھ کر اس کو خاموش کروا دیا۔۔۔

"I will never give up on you ,I will put my all efforts to be with you "

وہ چاشنی سے لبریز آواز میں اسکی سماعتوں میں رس گھول رہا تھا۔۔۔۔

"سیاہ لکیریں نصیبوں پر لگ جائیں وہ ان مٹ ہوا کرتی ہیں۔اُن کو مٹانے کے لیے کوئی ربڑ نہیں ہوتا۔ اور پھر ان کی بد نمائی ساری زندگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔"" سنجیدگی سے کہتے ہوئے اشک نے دو قدم پیچھے لیے۔۔۔۔

"یہاں آو۔۔"رومان عالم نے انکے درمیان فاصلے کو مٹا کر آگے بڑھتے نرمی سے اسکی کلائی تھام لی

۔۔۔۔

"میری کلائی پکڑو اور نبض دیکھو محسوس کرو کہ میری رگ جاں حرکت کر رہی ہے ؟اس نے براہ راست اشک آنکھوں میں جھانک کو استہفامیہ انداز میں سوال کیا۔۔

رفتار تیز ہے یا مدھم ؟

اسکے اگلے سوال پہ نظریں جھکائے کھڑی اشک نے پلکوں کی چلمن اٹھا کر مقابل کی آنکھوں میں دیکھا

۔۔۔۔

بتاؤ نا..؟

اس نے اشک کو بولنے کیلیے اکسایا مگر وہ خاموش رہی۔۔

"اچھا میں بتاتا ہوں""اس نے گہری سانس لی اور دھیرے سے گھمبیر آواز میں بولا

میری محرم!!..

تم سانس کی نبض بن کر دھڑکنے لگی ہو، جب تم مجھے ہجر کی مار مارتی ہو، زندگی بکھرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، تمہارے بغیر نبض سست پڑ جاتی ہے۔۔۔!

نبض کی حرکت میں کمی آنا

نبض کا آہستہ آہستہ چلنا

نزع کی حالت طاری ہونا

یہ اتم کیفیت فقط تمہاری جدائی کی کیفیت ہے

میرے ہمسفر !!..

اس جدائی کو اپنے عشق کی حرارت سے دور کرو، ملن کی نوید دے کر اضطرابی نبض کو سرور دے دو تا کہ میں سانس کی نبض میں تمہارے نام کو دھڑکتے تا حیات سنتا رہوں!!..

"تم وہ پہلی لڑکی ہو جس سے میں خود سے بھی زیادہ پیار کرنے لگا ہوں۔ تم مان کیوں نہیں جاتی اس رشتے کو اور میرے پیار کو۔۔۔" وہ گھمبیر آواز میں کہہ رہا تھا۔ اس کے ایک ایک لفظ میں سچائی تھی۔ وہ اس کے بہت پاس کھڑا تھا۔ اس کی پر حدت سانسیں اشک کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔ وہ بت بنی اس

کو ہی سن رہی تھی۔ایک عجیب سا طلسم چھایا ہوا تھا اس وقت کمرے میں۔اندر مکمل خاموشی چھا گ ئی ی تھی بس وال کلاک کی آواز آرہی تھی۔

اچانک ہی رومان عالم کا سیل بجا۔۔ جس کی آواز سے سارا طلسم ٹوٹ گیا اشک بھی جلدی سے رومان کے ہاتھ اپنے بازوؤ ں سے ہٹا کر دور ہٹ گ ئی ی۔۔

"مجھے آپکے ساتھ کہیں نہیں جانا مجھے لفظوں کے جال میں مت الجھائیے مجھے کسی پر اعتبار نہیں"

رومان عالم نے شکوہ کناں نگاہوں اسکی جانب دیکھا پھر کال پک کی اور باہر نکل گیا۔ جبکہ اشک دروازہ بند کیے جا کر بستر میں لیٹ گئی اور کمفرٹر میں چہرہ چھپا لیا۔اس کی دھڑکنیں عجیب ہو رہی تھی۔۔۔۔!

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

آفس سے آنے کے بعد اس نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا ٹھٹھک کر رک گیا۔۔۔!

کیونکہ سامنے ہی اشک ڈریسنگ کے سامنے تیار ہونے میں مصروف تھی۔اس نے لائیٹ پنک کلر کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔ جو اس کا فیورٹ کلر تھا۔ آج وہ لوگ افطار ڈنر پر جا رہے تھے۔۔ رومان عالم نے اشک سے کل کے بعد کوئی بات نہیں کی تھی وہ اشک سے ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا۔

اشک نے ساڑھی کے ساتھ میچنگ چوڑیاں،ائیر رنگز اور سینڈل بھی میچنگ ہی پہنی ہوئی تھی۔۔ وہ مکمل تیار ہو چکی تھی اور اب بالوں کو سیٹ کر رہی تھی۔

وہ مبہوت سااس کو ہی تکے جارہا تھا پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوااس کے پاس جانے لگا۔ لیکن پھر دو قدم چل کراس کے قدم رک گ ئی ے۔اور وہ بے خود سااس کو دیکھے گیا۔۔اس نے آج پہلی بار ساڑھی پہنی تھی وہ بھی اس کے فیورٹ کلر کی۔۔اچانک اشک کی نظراس پر پڑی۔۔۔

اس نے جلدی سے شال اٹھا کر کندھے پر ڈال لی۔۔۔

رومان نے بھی جلدی سے نظروں کازاویہ بدل کرہاتھ میں پکڑا بیگ سائی یڈ ٹیبل پر رکھااور واڈروب سے کپڑے نکال کرواش روم میں گھس گیا۔

اشک اس کی بے رخی محسوس کر چکی تھی۔۔۔ لیکن یہ تو ہونا ہی تھا کیونکہ اس نے بھی تو آج تک رومان عالم سے بے رخی سے بات کی تھی اور ہر باراس کو دھتکارا تھا۔۔۔

رومان باہر آیااور اس کو نظرانداز کر کے ڈریسنگ کے سامنے تیار ہونے لگ گیا وہ سائیڈ پر ہو گئی۔اس نے اپنے آنسوؤں کو نکلنے سے بمشکل روکا تھا۔۔

رومان عالم نے تیار ہو کر پرفیوم کا چھڑکاؤ کیااور اس کے پاس سے گزر کر باہر نکل گیا۔اسکے پرفیوم کی خوشبو نے اشک کو اپنے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے کندھوں پر شال ٹھیک کر کے سیٹ کی اور اس کے پیچھے ہی باہر نکل آئی۔ شاہدہ بیگم نے ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر اس کی نظر اتاری کیونکہ وہ ساڑھی میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ باہر آکر رومان نے گاڑی سٹارٹ کی تو وہ بھی دوسری طرف سے آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔!

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔!

رومان نے اشک کی طرف دیکھا وہ سائیڈ پر منہ کئیے بیٹھی تھی۔اس نے راستے میں گاڑی روک کر بوکے خریدا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر کے اس کی سپیڈ بڑھا دی اور پھر اس نے ہوٹل کے سامنے ہی بریک لگائے تھے۔

شہر کے بہت بڑے ہوٹل میں افطار پارٹی ارینج کی گئی تھی۔ وہ دونوں گاڑی سے اترے تو اشک نے بوکے پکڑ کر اپنی شال کو کندھوں پر ٹھیک کیا اور رومان عالم کے ساتھ قدم اندر بڑھا دئیے۔ وہ آج رومان عالم کے ساتھ ساتھ قدم ملا کر چل رہی تھی۔ اور رومان عالم کو قدم قدم پر حیران کر رہی تھی۔ جب وہ اندر ہال میں پہنچے تو کیمروں کا رخ ان کی طرف ہو گیا تھا اور سب کیمرے والے ان کی طرف آئے۔ مسٹر اینڈ مسسز فواد نے ان کا بہت گرمجوشی سے استقبال کیا تھا

''میٹ مائی لولی اینڈ بیوٹی فل وائف مسسز اشک رومان عالم۔'' اس نے انہیں تعارف کروایا۔۔۔

"واؤ سو لولی اینڈ بیوٹی فل۔۔۔۔!نائی س ٹو میٹ یو اشک۔۔"ان دونوں کو اشک بہت پیاری لگی تھی۔

"سیم ہ ئی یر۔۔"اشک نے بھی ان کو انگلش میں جواب دیا۔شاہدہ بیگم اور باقی نیئے بزنس پارٹنر بھی ان کے پاس آگ ئی ے تھے۔۔۔

اشک نے ہال میں دیکھا سب اپنی اپنی مستی میں تھے رومان عالم اور شاہدہ بیگم بھی مسٹر اینڈ مسز فواد کے ساتھ باتوں میں مگن تھے۔بہت بڑے بڑے لوگ پارٹی پر مدعو تھے۔وہ مائرہ کے ساتھ اک ٹیبل پر بیٹھ گ ئی ی کیونکہ وہ بہت تھک گ ئی ی تھی۔

"بھابھی آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔"مائرہ نے اس کو بغور دیکھتے ہوئے اس کی تعریف کی۔

"لیکن کیا فائی دہ۔۔۔!!!جس کو تعریف کرنی چاہی ئی ے تھی اس نے تو مجھے دیکھا تک نہیں۔۔"اس نے بہت افسردہ سی آواز میں کہا۔۔

"آپ بھائی کی بات کر رہی ہو۔۔؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔کیوں کہ وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کوئی اس کو اگنور نہیں کر سکتا تھا اور رومان عالم نے کیا پھر تو وہ ناراض تھا۔

"ہاں۔۔!پتہ نہیں کیوں پر مجھے بہت برا لگ رہا ہے رومان مجھے اگنور کر رہے ہیں تو۔۔۔"اس نے دکھی لہجے میں کہا۔مائرہ حیران سی اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔

''بھابھی کیاہوا ہے بتائیں۔۔۔۔؟''اس نے پوچھا۔۔

''پتانہیں کیاہوا ہے۔۔۔پہلے اپنی توجہ کی عادت ڈال کراب رومان مجھے اگنور کریں یہ مجھ سے نہیں ہو رہا برداشت۔۔۔۔''اس نے منہ بسورتے ہوئے ضدی سے لہجے میں کہا۔۔وہ خود نہیں سمجھ پارہی تھی کہ ایسا کیوں ہورہا ہے۔۔۔

''کہیں آپ کو رومان بھائی سے پیار تو نہیں ہو گیا۔؟''مائرہ سمجھ گ ئی ی تھی۔اس لیے اس نے بہت حیرت ذدہ ہو کراس سے استفسار کیا۔

''مجھے نہیں پتامحبت وحبت کا۔بس رومان کو مجھے اگنور نہیں کرناچاہ ئی یے''اس نے بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا۔۔

''واہ جی واہ۔۔۔!جو آپ ان کواگنور کرتی تھیں وہ۔۔۔''

''پتانہیں تب اور بات تھی اب نہیں کر پارہی میں اگنور۔''مائرہ کو وہ اس وقت بہت معصوم سی بچی لگ رہی تھی۔۔

''اوہ تو یہ بات ہے۔۔۔۔''اس نے شرارت سے کہا۔۔۔

''تنگ مت کرو۔۔۔''وہ جھینپ گ ئی ی۔۔۔

ان کو ادھر آئے بہت وقت ہو گیا تھا رومان عالم اور شاہدہ بیگم نے ان کو بہت سے لوگوں سے ملوایا تھا وہ بہت تھک گ ئی ی تھی اور اس کا دل بھی پارٹی سے اچاٹ ہو گیا تھا وہ ادھر سے جلد سے جلد جانا چاہتی تھی۔۔۔اس کو بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا اور رات بھی بہت ہو گ ئی ی تھی اس لیے اس نے رومان کو گھر چلنے کو کہا۔۔

''مان گھر چلیں بہت رات ہو گ ئی ی ہے اب میں بہت تھک گ ئی ی ہوں۔۔''رومان عالم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا پہلی بار اس نے اتنی اپنائیت اور پیار بھرے انداز میں مخاطب ہوئی تھی وہ دل ہی دل میں اس کے انداز پہ صدقے واری ہوا مگر بظاہر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔۔وہ بہت تھکی تھکی سی لگ رہی تھی، وہ پارٹی پر پہلی بار آئی تھی اس لیے بور ہو گئی تھی۔اس نے بھی جانے کی ہامی بھر لی۔۔۔

''اوکے چلتے ہیں ہم۔۔! میں مسٹر فواد کو بتا کر آتا ہوں۔''اس نے آگاہ کیا اور اشک کے ساتھ ہوٹل سے باہر گیا۔۔۔

رات بہت کالی اور اندھیری تھی۔ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔۔سڑک سنسان و ویران تھی جہاں سے گذر کر وہ لوگ گ ئی ے تھے تب تو اکادکا گاڑیاں تھیں لیکن اب کچھ بھی نہیں تھا،رومان خاموشی سے

ڈرائی یو کر رہا تھا اور گاہے بگاہے اس پر بھی نظر ڈال لیتا تھا وہ چاہتا تھا کہ اشک اس سے بات کرے اور اشک چاہتی تھی کہ رومان اس سے بات کرے لیکن دونوں نے ہی بات نہیں کی تھی دونوں ہی ضد پر اڑے ہوئے تھے۔۔

اشک نے رومان کا سیل فون اٹھا کر وقت دیکھا ساڑھے بارہ ہو رہے تھے۔ سردیوں کی راتیں کالی اور لمبی ہوتیں ہے اس لیے اس کو لگ رہا تھا بہت ذیادہ رات ہو گ ئی ی ہے، رومان نے اچانک زور سے گاڑی کو بریک لگائے۔۔ سیل اس کے ہاتھ سے گر گیا اور اس کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔

اس نے سیدھے ہو کر کچھ بولنے کے لیے رومان کی طرف دیکھا لیکن وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا وہ سامنے دیکھ رہا تھا اس نے بھی رومان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گ ئی ے اور نظریں پتھرا گ ئی یں۔۔۔

گاڑی کے سامنے دو لوگ کھڑے تھے جو بائی یک پر تھے انہوں نے بائی یک کو اس انداز میں کھڑا کیا تھا کہ کوئی گزر نہ سکے۔۔ وہ دونوں ہی نقاب میں تھے اور ان میں سے ایک کے ہاتھ میں پسٹل بھی تھا۔

انہوں نے اشارے سے رومان اور اشک کو گاڑی سے نیچے اترنے کو کہا۔۔

وہ دونوں چپ چاپ گاڑی سے نیچے اتر آئے۔۔۔!

اشک نے ان کو دیکھ لیا تھا اور ڈر کر رومان کے ساتھ لگ گ ئی ی۔۔۔

رومان اگر اکیلا ہوتا تو اس کو کوئی مسلہ نہیں ہونا تھا لیکن اب اس کے ساتھ اشک تھی وہ بھی پریشان ہو گیا یہ سوچ کر کے کہیں وہ لوگ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ان دونوں کے پاس پسٹلز بھی تھے۔۔!

''اشک تم ڈرنا نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔بس تم شال کو اچھی طرح سے اپنے گرد لپیٹ لو۔۔۔''اس نے اشک کے کان میں سرگوشی کی۔اشک نے شال کو ٹھیک سے لپیٹ لیا۔۔۔

ان میں سے ایک لڑکا چلتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا۔جبکہ دوسرا پیچھے ہی کھڑا تھا شاید وہ ان کا لیڈر تھا۔۔۔

اشک اس کو پاس آتا دیکھ کر اور زیادہ ڈر گ ئی ی اسکا ماضی اسکے سامنے پنچے گاڑنے آ گیا تھا وہ ازحد گھبرا گئی تھی اور جانے انجانے میں تحفظ کے احساس کے تحت رومان عالم کے بہت زیادہ قریب ہو گ ئی ی۔۔۔وہ ان دونوں کے گرد چکر لگانے لگا اور اشک کو بہت غور سے بری نظروں سے دیکھنے لگا۔

رومان عالم کو اب سہی معنوں میں طیش آیا

''کیوں روکا ہے تم نے ہمیں بیچ سڑک پر کیا چاہ ئی ے تم لوگوں کو۔۔۔۔؟''

''واہ بھ ئی ی واہ بڑے گرم ہو رہے ہو۔۔۔۔! ویسے یہ تمہاری گرل فرینڈ بہت پیاری ہے۔۔۔''اس نے بہت واہیات انداز میں آنکھ دبا کر کہا۔

''شٹ اپ بیوی ہے یہ میری اگر اس کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو میں تمہاری زبان، گردن پہ لیپیٹ دوں گا اور اگر اسکی جانب آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو کبھی کچھ دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا ۔۔''رومان نے اس کی گندی اور فضول باتوں کا منہ توڑ جواب دیا۔۔۔

''ہاہاہاہاہاوہ تو بعد میں دیکھا جائے گا۔ جو ہو گا لیکن ابھی کون بچائے گا تم لوگوں کو مجھ سے۔۔۔۔۔''اس نے نڈر ہو کر زور سے قہقہ لگا کر کہا۔ وہ دوسرا لڑکا پیچھے ہی کھڑا تھا.

اس کی نظریں ابھی بھی اشک پر تھیں جو رومان نے دیکھ لی اس نے اشک کو پیچھے کیا اور خود اس کے آگے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔۔

''کیا چاہی ئی ے تمہیں۔۔۔۔؟ بتاؤ۔؟''اس نے پھر سے نقاب پوش سے سختی سے پوچھا۔۔۔

''تیری بیوی چاہی ئی ے۔۔۔۔۔''اس نے خباثت سے ہنستے ہو کہا۔۔۔

''بکواس بند کرو۔ ایک دفعہ تمیں منع کیا تھا نہ کہ میری بیوی کے بارے میں بات مت کرنا پھر بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔''رومان عالم نے انتہائی ی غصے میں اس کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے سے

غراتے ہوئے زوردار پنچ اس کے ناک پر دے مارا وہ جو اس سب کے لیے تیار نہیں تھا. وہ لڑکھڑا کر پیچھے کی طرف گرا اور اس کے ہاتھ سے پسٹل گر کر دور چلا گیا۔اس سائیڈ پر اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ پسٹل نظر نہیں آرہا تھا کہ کدھر گیا۔اشک پھٹی ہوئی نظروں یہ سب تماشہ دیکھ رہی تھی۔اور اپنی چیخوں کا گلا گھونٹنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔پھر بھی اس کی چیخ نکل گ ئی ی. وہ رومان عالم کو چیخ چیخ کر منع کر رہی تھی مارنے سے۔۔۔لیکن اس پر تو جیسے جنون سوار ہو گیا تھا اس نے مار مار کر اس نقاب پوش کا حلیہ بگاڑ دیا۔اپنے ساتھی کو پٹتے دیکھ کر دوسرا بھی بھاگ کر کر آیا اور عقب سے نکل کر رومان عالم پہ حملہ کیا لیکن رومان نے اس کو بھی دبوچ لیا اس کے ہاتھوں سے بھی پسٹل گر گیا تھا۔اس نے ان کی خوب دھلائی کی۔۔اشک چیخ چیخ کر چپ ہو گ ئی ی تھی اب وہ لڑکے نیچے گرے ہوئے تھے رومان نے جھک کر ان میں سے ایک کے منہ سے نقاب ہٹانا چاہا...

"ٹھاہ۔۔۔"تب ہی گولی چلنے کی آواز اس سنسناں جگہ پر دور دور تک پھیل گ ئی ی۔اشک نے گولی کی آواز سن کر پھر سے چیخیں مارنی شروع کر دی۔رومان کو اپنے کندھے پر درد کا احساس ہوا اس نے نقاب پوش کا نقاب چھوڑ کر اپنے کندھے پر ہاتھ رکھا وہاں سے خون کی دھار نکل رہی تھی۔اس نے سامنے دیکھا تو وہی پہلا لڑکا پسٹل اس پر تان کر کھڑا تھا رومان نے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھے رکھے آگے

بڑھ کر اس کے ہاتھ سے پسٹل لینا چاہا تو اس نے پھر سے گولی چلا دی دو اکٹھے فائی ر کی آواز آئی تھی۔اشک گولیوں کی آواز سن کر چیختی ہوئی رومان کی طرف بھا گی۔ لیکن تب تک وہ گولیاں ایک رومان کے بازو کو چھو کر گزر گ ئی ی تھی اور دوسری اس کی پسلیوں کے نیچے پیوست ہو گ ئی ی تھی۔۔

اندھیرے میں پتا نہیں لگ رہا تھا کچھ بھی۔رومان اک دم سے لڑکھڑا کر نیچے گرا تب اشک کو پتا لگا کہ وہ گولیاں رومان کو لگی ہیں۔اس کے حواس گم ہو گ ئے تھے رومان کو خون میں لت پت دیکھ کر۔ پھر وہ اک دم سے ہوش میں آئی اور بہت زور سے چلائی۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

۔۔۔

"مان۔۔۔؟" وہ لڑکا ہکا بکا کھڑا تھا اس کو اندھیرے میں پتا ہی نہیں لگا تھا کہ گولی کس کو لگی ہے۔اور نہ ہی اس کا کسی پر گولی چلانے کا ارادہ تھا۔ لیکن جب اس نے لڑکی کی چیخیں سنی اور اس کو بھاگ کر رومان کی طرف آتے دیکھا۔۔وہ ڈر گیا اور پسٹل وہی پر پھینک کر بھاگ گیا اس کے پیچھے دوسرا بھی بھاگ گیا ۔اشک نے ان کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔وہ بس چیختی جا رہی تھی۔۔

''مان۔۔۔۔۔۔'' وہ روتے ہوئے چیخ چیخ کر اس کو پکار رہی تھی۔ لیکن رومان کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔۔!

اشک کی تو جان پر بن آئی تھی۔۔۔

''مان پلیز آپ آنکھیں بند نہیں کریں آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔ وہ لوگ چلے گ ئی ے۔۔'' اشک نے روتے ہوئے اس کے چہرے کو تھپک کر کہا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے وہ اس وقت سنسان سڑک پر رومان کے ساتھ بلکل اکیلی تھی۔۔۔۔۔

''اشک کک کچھ نہیں ہوا مجھے میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم روؤ مت۔۔۔۔'' اس نے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔ اشک نے اس کے سر کو اپنی گود میں رکھ لیا اس کی شال گر چکی تھی رومان کے ساتھ ساتھ اس کے کپڑے بھی خون سے لت پت ہو گ ئے تھے لیکن اس کو پرواہ نہیں تھی۔ وہ بے ہوش ہو رہا تھا اس کو تین گولیاں لگیں تھی ایک کندھے پر دوسری بازو کو چھو کر گزر گ ئی ی تھی اور تیسری پسلیوں کے نیچے۔۔

''مان۔۔۔۔۔ میری طرف دیکھیں۔۔۔'' اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اس لیے اشک نے اس کے چہرے کو آہستہ سے تھپتھپا کر پکارا۔

''مان۔۔۔۔؟'' وہ یکدم سے بڑے زور سے چیخی۔۔ کیونکہ رومان کی آنکھیں اب بلکل بند ہو گئی تھیں۔

''مان۔۔۔۔! آنکھیں کھولیں پلیز۔ مجھ سے ایسے ناراض نہ ہوں۔۔۔ پلیز۔۔۔'' وہ چیخ چیخ کر رومان کو جھنجھوڑ کر اس کو آنکھیں کھولنے کا کہہ رہی تھی۔ پتا نہیں رومان سن بھی رہا تھا کہ نہیں۔۔۔

''رومان آپ نے تو کہا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے آپ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے تو پھر اب آپ مجھے یوں بیچ راستے میں تنہا چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں۔ آنکھیں کھولیں پلیز۔ میری طرف دیکھیں میں آپ کی اشک ہوں میں اپنے رویئے پر شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دیں آنکھیں کھول کر دیکھیں ایک بار پلیز ایک بار۔۔۔۔'' اس نے پھر سے رومان کے چہرے کو تھپتھپا کر روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ آنسو موتیوں کی لڑیوں کی طرح اسکی آنکھوں سے گر رہے تھے۔ لیکن رومان کی آنکھیں بند تھیں۔ رومان کی بند آنکھیں دیکھ کر اشک کی اپنی جان نکلنے والی ہو گئی تھی وہ اس وقت اس سنسان سڑک پر اکیلی تھی اور رومان بھی آنکھیں نہیں کھول رہا تھا۔۔

یکدم سے اسے کچھ یاد آیا!...

اس نے رومان کا سر آہستہ سے نیچے زمین پر رکھا اور اٹھنے لگی تو رومان نے اس کو اس آہستہ سے پکارا۔۔۔

''اشک۔۔۔۔''اس کی آواز میں بہت درد تھا۔وہ رومان کی آواز سن کر جلدی سے اس کے پاس بیٹھ گ ئی ی۔۔

''مان آپ اپنی آنکھیں کھول کر رکھیں۔۔مم میں ابھی مما اور مائرہ لوگوں کو کال کرتی ہوں وہ آجائی یں گے۔میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔''اس نے رومان عالم کے چہرے کو ہاتھوں میں لے کر پیار سے کہا اس کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو گ ئی ی تھی اور گلا بھی بیٹھ گیا تھا۔۔وہ رو رو کر ہلکان ہو گ ئی ی تھی،رومان عالم اس کی یہ حالت دیکھ کر حیران ہو گیا۔۔!

''اشک پلیز روؤ مت۔۔۔!مجھے تمہارے اشک بہانے سے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔''رومان عالم نے اٹک اٹک کر کہا اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔لیکن پھر بھی اس نے بڑی مشکل سے اشک کی وجہ سے کھولی ہوئی یں تھی وہ اس کا رونا برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس لیے اس نے بہت زبردستی آنکھیں کھولیں۔۔۔

''مم میں نہیں روتی۔ لیکن آپ آنکھیں کھلی رکھیں۔''اس نے آنکھوں کو زور سے رگڑ کر اپنے آنسو صاف ک ئی ے اور مسکرانے کی ناکام سی کوشش کی۔۔

''مم میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔۔''وہ وہاں سے اٹھ کر بھاگ کر گاڑی کے پاس گ ئی ی۔ بھاگتے ہوئے اس کے پاؤ ں سے جوتا بھی نکل گیا تھا شال تو اسکی پہلے ہی گر چکی تھی۔اس نے گاڑی میں نیچے ہاتھ مار کر اندھیرے میں سیل ڈھونڈنے کی کوشش کی کیونکہ اس کا سیل تب نیچے گرا تھا۔اس کو سیل نیچے سے مل گیا تھا۔اس نے وہ نکال کر جلدی سے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ شاہدہ بیگم کا نمبر ملایا۔۔ اور ایسے ہی بھاگتی ہوئی واپس رومان کے پاس آکر بیٹھ گ ئی ی۔۔

''ہیلو۔۔۔! بھابھی کیا ہوا؟ خیریت تو ہے، آپ لوگ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟''زیمل نے کال پک کرتے ہی پریشانی سے پوچھا۔ کیونکہ وہ لوگ ابھی تو ادھر سے آئے تھے تو رومان کے نمبر سے کال دیکھ کر وہ بہت پریشان سی ہو گئی تھی۔۔۔

''زیمل۔۔۔ مما! آپ پلیز جلدی سے آجائیں. رومان ٹھیک نہیں ہیں۔ پلیز جلدی آجائیں آپ۔۔۔۔''زیمل نے کال پک کر کے جیسے ہی پوچھا۔اس نے دھواں دھار ہوتے ہوئے اس سے کہا۔۔

''کک کیاہوا روماں کو۔۔؟ کہاں ہو تم لوگ؟ پلیز مجھے جلدی بتاو مم میں آتی ہوں ابھی۔۔۔۔۔'' شاہدہ بیگم دھواں دھار روتی اشک کی آواز سن کر گھبرا گئیں اور جب انہوں نے رومان کا نام سنا ان کے پاوں تلے سے زمین نکل گ ئی ی ان کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی ان سے بات بھی سہی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔ ان کی زبان لڑکھڑا گ ئی ی تھی پوچھتے ہوئے۔۔۔

''مم مجھے بھی نہیں پتہ۔۔۔ یہ بہت ویران اور سنسان سی جگہ ہے پلیز جلدی آجائیں آپ۔۔ یہ گھر جانے والا راستہ ہی لگتا ہے مجھے۔'' اس نے کہہ کر کال بند کر دی۔ کال بند کر کے اس نے رومان کے سر کو اٹھا کر پھر سے اپنی گود میں رکھا۔۔۔۔

''آپ کو کچھ نہیں ہوگا اب میں نے بتادیا ہے سب کو وہ آرہے ہیں۔۔۔'' اس نے رومان کے چہرے کو روتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔

''یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔۔۔! میں نے آپ کو ادھر سے جلدی آنے کو کہا تھا۔ اگر میں آپ سے نہ کہتی تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔'' اب وہ خود کو کوس رہی تھی۔ لیکن اس کی آنکھیں پھر سے بند ہو گئی تھی۔ کیونکہ اس کا خون بہت زیادہ بہہ رہا تھا۔ اشک بہت ڈر چکی تھی۔ اس نے روتے روتے رومان کے سینے پر سر رکھ دیا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے سر اٹھا کر ادھر اُدھر دیکھا تو اس کو دور سڑک پر کسی گاڑی کی

ہیڈلائی ٹس کے آثار نظر آئے اور ساتھ ہی پولیس کی گاڑی کا سائی رن بھی سنائی دیا۔اس کو کچھ تسلی ہوئی۔۔!

وہ گاڑی اس کے پاس آرہی تھی۔۔!اس کی لائی ٹ اشک کی آنکھوں میں پڑی۔۔تو اس نے آنکھیں بند کر لیں۔وہ گاڑی اشک کے بلکل پاس آکر رکی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا اس میں سے شاہدہ بیگم ،زیمل اور مائرہ باہر آئیں۔ان کے ساتھ ہی پیچھے پولیس کی گاڑی بھی تھی۔انہوں نے گاڑی کی ہیڈ لائی ٹس کی روشنی میں دور سے ہی اشک کو رومان پر جھکے دیکھ لیا تھا۔۔۔

وہ دونوں گاڑی سے نکل کر بھاگ کر ان کے پاس پہنچیں۔رومان کو خون میں لت پت دیکھ کر مائرہ کی چیخیں نکل گ ئی ی اور شاہدہ بیگم تو پتھر بن گئیں۔۔رومان کو یوں ہوش وحواس سے بیگانہ نیچے زمین پر پڑا دیکھ کر۔۔وہ اس کے پاس ہی ڈھے گیئیں۔۔۔!

وہ ایک پرائی یوٹ ہاسپٹل تھا!......

جس کے یخ بستہ کوریڈور میں وہ بہت زیادہ دکھی اور پریشان سی ادھر اُدھر ٹہل رہی تھی.اس کے لبوں پر بس رومان کی زندگی کے لیے دعا تھی۔۔۔

کبھی کبھی انسان اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکتا اور بس خاموش تماشائی بننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جیسے اس وقت اشک تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے محرم کا ہر درد خود لے لے اور اس کو پہلے جیسا کر دے پر یہ ناممکن تھا وہ اس وقت کچھ نہیں کر سکتی تھا سوائے دعا کے جو کہ وہ کر رہی تھی۔۔

رومان کو آئی سی یو میں لے جایا جا چکا تھا. اس کی کنڈیشن بہت زیادہ سیریس تھی اور ڈاکٹرز اس کا ٹریٹمنٹ کر رہے تھے۔۔ اشک اک بار پھر بے ہوش ہو گئی تھی۔ اس کو گرنے کی وجہ سے چوٹ لگی تھی اور وہ رومان کی حالت کو دیکھ کر بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔ زیمل اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔

"مان۔۔۔۔۔" اچانک اشک کی آنکھ کھلی۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور خود کو روم میں دیکھ کر رومان کا نام لے کر چیخی اس کو سب یاد آنے لگ گیا تھا۔۔۔

"اشک بھابھی، رومان بھائی کو آئی سی یو میں لے جایا جا چکا ہے اور اب ان کا ٹریٹمنٹ چل رہا ہے آپ ٹینشن نہ لیں۔ وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔" اس نے اشک کو اپنے ساتھ لگا کر تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"مم مجھے ان کے پاس جانا ہے۔۔۔۔" وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری اور ننگے پاؤں ہی روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل گ ئ ی۔۔۔

مائرہ اور زیمل بھی پریشان سی اس کے پیچھے ہی باہر آئیں، وہ ننگے سر اور ننگے پاؤں کوریڈور میں آئی سی یو کے سامنے کھڑی تھی۔ مائرہ نے اس کو ایسی حالت میں دیکھا تو اس کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ اس کے پاس آئی اور اس کو اپنے ساتھ لے جا کر بینچ پر بیٹھا دیا۔ بہت زیادہ سردی تھی لیکن اس کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔ زیمل نے اسے اپنی شال دے دی اور خود دوپٹہ سر پہ اوڑھ لیا۔ یونہی آدھی رات گزر چکی تھی

۔۔۔

وہ اتنے عرصے بعد فجر کی نماز پڑھ کر رو رو کر رومان عالم کے لیے دعا مانگ رہی تھی، وہ جو ناامید ہو کر دعا مانگنا چھوڑ چکی تھی نماز پڑھنا چھوڑ چکی تھی رومان عالم کی خیریت کے لیے ایک بار پھر سے اس پرورد گار کے سامنے سربسجود ہو گئی تھی اور پورے خشوع و خضوع سے اسکی سلامتی کیلیے ہاتھ اٹھا کر گڑگڑا رہی تھی۔

جب زیمل بھاگتی ہوئ ی اس کے پاس آئی ی۔۔

"بھابھی جلدی چلیں۔۔ بھائی کو ہوش آ رہا ہے۔۔"

''تت تم سچ کہہ رہی ہو زیمل۔۔۔۔۔۔''اس نے زیمل کی بات سن کر بے صبری سے پوچھا اس کی تو جیسے جان میں جان آگئی تھی۔۔

''ہاں میں بلکل سچ کہہ رہی ہوں بھابھی۔۔۔نرس بتا رہی تھی۔۔۔۔''اس نے اشک کو نرس کا حوالہ دے کر بتایا۔وہ جلدی سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی آئی سی یو کے سامنے آگئی جہاں پہلے ہی سب لوگ جمع تھے۔

''مبارک ہو آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔''ان میں سے ایک ڈاکٹر نے ان کو خوشخبری سنائی۔ان سب کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

''یہ معجزہ ہے جو آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا یا پھر آپ لوگوں کی دعاوں اور پیار کا نتیجہ ہے۔۔۔'' انہوں نے اشک کی طرف دیکھ کر کہا وہ ان سب کو رومان کے لیے تڑپتے دیکھ چکے تھے۔۔۔

''یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے میرے بچے کو نئی زندگی دی اور مجھے بھی۔۔۔''شاہدہ بیگم روتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کر رہی تھیں۔۔۔انکی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔

رومان کو ہاسپٹل میں ایک ہفتہ سے بھی زیادہ دن ہو گئے تھے۔۔!

اس کے بازو کا زخم تو ٹھیک ہو گیا تھا۔ کندھے والا بھی بہتر تھا لیکن جو پسلیوں کے نیچے تھا وہ ابھی اتنا ٹھیک نہیں تھا۔ اشک، زیمل اور مائرہ اس کے ساتھ ساتھ تھے وہ اشک میں اتنی بڑی تبدیلی دیکھ کر حیران بہت تھا لیکن اس نے کچھ پوچھا نہیں تھا۔ مزید اک ہفتہ اور ہاسپٹل میں رہنے کے بعد وہ ڈسچارج ہو کر گھر آیا تھا۔ اب وہ مکمل ٹھیک ہو گیا تھا۔ اشک نے آخری عشرے کے سارے روزے رکھے تھے اور باقاعدگی سے نماز ادا کر رہی تھی اب وہ پہلے والی اشک بنتی جا رہی تھی رومان اسکی یہ تبدیلی دیکھ کر بہت خوش تھا۔ اس کے سفید دوپٹے کے ہالے میں دکھائی دیتے چہرے پہ نور چھلکنے لگا تھا۔۔۔ اک عجب سی کشش اسے اسکی اوڑھ کھینچ رہی تھی

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائیے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

کل عید تھی وہ کل کیلیے کچھ پہننے کیلیے ڈھونڈھ رہی تھی کچھ دیر پہلے مائرہ اور زیمل نے اسے پکڑ کر زبردستی دونوں ہاتھوں پہ مہندی سے دلکش ڈیزائن بنائے تھے ایک ہاتھ کا ڈیزائن زیمل نے بنایا جبکہ دوسرے پہ مائرہ نے طبع آزمائی کی تھی۔اسکی مہندی کا رنگ بہت گہرا آیا تھا۔ مہندی سوکھ چکی تھی اسکی بھینی بھینی مہک کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ جب روم میں آیا تو اشک واڈروب میں گھسی پتا نہیں کیا کر رہی تھی وہ بھی بیڈ پر بیٹھ گیا اور بڑی فرصت سے اس کو دیکھنے لگا۔اشک کو اپنے پیچھے گہری نظروں کا احساس ہوا تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا ..

رومان عالم محویت سے اس کو ہی دیکھ رہا تھا ان دونوں کی نظریں ملی پھر بھی رومان نے اس سے نظریں نہیں ہٹائیں،اشک نے جلدی سے نظریں نیچے کر لیں اور پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گ ئی ی۔۔

رومان عالم کی آنکھوں میں محبت کا اک جہان آباد تھا وہ بیڈ سے اٹھا اور آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آگیا اس نے رومان کو اپنے اتنے قریب دیکھا تو سمٹ سی گ ئی ی اس کی دھڑکنیں منتشر ہو گ ئی ی تھیں۔۔

''ما۔۔۔مان۔۔۔آپ کو کچھ چاہئیے۔۔۔۔؟''اس نے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے اٹک اٹک کر پوچھا۔جبکہ وہ اس کی گھبراہٹ سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

''اشک۔۔۔۔''اس نے پکارا۔۔

''جج جی۔۔۔۔''اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔

''تم کہہ کیوں نہیں دیتی جو بھی تمہارے دل میں ہے۔''اس نے زیر لب مسکراتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا۔اور اس کو بغور دیکھنے لگا۔۔اشک بہت زیادہ پزل ہو رہی تھی۔۔۔

''کک کیا۔۔۔ ''

''ویسے میں جانتا ہوں تمہارے دل میں کیا ہے۔۔؟''اس نے چہرے پر مصنوعی سنجیدگی طاری کر کے کہا۔۔اشک نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

''کک کیا جانتے ہیں آپ؟اگر آپ کچھ جانتے ہوتے تو ایسے کبھی نہیں کرتے میرے ساتھ۔مجھے اتنا اگنور نہیں کرتے مجھ سے بے رخی سے بات نہیں کرتے۔۔''وہ پھٹ ہی تو پڑی کیونکہ رومان کو اس کی فیلنگز کی سمجھ آرہی تھی۔۔اس کی آنکھیں بھر گئی یں تھی۔

''ویسے تو آپ خود کو بڑا سمجھدار سمجھتے ہیں لیکن آپ بلکل بھی نہیں ہیں سمجھدار۔۔''اب اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے اور پھر اس نے رونا شروع کر دیا۔۔۔

''ارے اشک پلیز روؤ مت۔ تم جانتی ہو تمہارے آنسو مجھ سے برداشت نہیں ہوتے۔ تم خود تو مجھ سے اتنی ناراض رہتی تھی۔ مجھے ہر وقت دھتکارتی تھی اور اب مجھے کچھ وقت بھی ناراض نہیں ہونے دیا۔۔ کتنا تنگ کیا تم نے مجھے۔''اشک کو روتے دیکھ کر وہ بھی جلدی سے سیریس ہو گیا۔ وہ تو اشک کو تنگ کر رہا تھا لیکن اس نے تو رونا شروع کر دیا۔۔۔

''مم میں بھی مانتی ہوں کہ پہلے میں آپ سے نفرت کرتی تھی لیکن پھر پتا نہیں کب آپ مجھے اچھے لگنے لگے اور مجھے آپ سے محبت ہو گ ئی ی جب آپ کو گولیاں لگیں تو میری جان پر بن آئی تھی اور مجھے ایسے لگا میں بلکل تنہارہ گ ئی ی ہوں مم بہت ڈر گ ئی ی تھی مان بہت زیادہ۔۔ مجھے یہی بات پریشان کرتی تھی کہ کیسے کوئی انسان ایسی لڑکی کو قبول کر سکتا ہے جس کے ساتھ۔۔۔۔۔!!!!!''اس نے رومان کے سامنے اپنی محبت کے ساتھ ساتھ خدشات کا اظہار بھی کر ہی دیا تھا وہ اس کو اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی اب وہ اس کی ناراضگی برداشت کر سکتی تھی۔

"باخدامیں تمہیں کبھی تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔مجھے تمہارے ماضی سے کوئی مطلب نہیں، میں کبھی بھی تم سے اس بارے میں نہیں پوچھوں گا، جو چیز تمہیں تکلیف دے وہ کبھی نہیں کروں گا۔ تمہارے کردار و پاکیزگی کا میں گواہ ہوں، جو بھی ماضی میں تمہارے ساتھ ہوا ہو گا یقینااس میں تم قصوروار نہیں۔ تم پہ ظلم ہوا ہے۔ لیکن میں تمہارے سارے زخموں پہ مرہم بننا چاہوں گا اسے اپنے پیار سے مندمل کروں گا۔۔۔انکے بارے میں سوال کر کے مزید اذیتوں کے نشتر تمہاری رگوں میں اتارنے کا باعث کبھی نہیں بننا چاہتا۔۔۔میری بھی بہن ہے۔ خدانخواستہ اگر میری بہن کہ ساتھ یہ سب ہوتا تو۔۔۔۔!!!!!

میں اتنا گراہوا نہیں اور ناہی میری سوچ۔۔۔۔۔!!!!میری تربیت میری ممانے کی ہے اور انہیں اپنی تربیت پہ ہمیشہ فخر ہو گا ان شاءاللہ""""

وہ مسلسل بول رہا تھا اور اشک یک ٹک اسکی جانب دیکھا رہی تھی، ماحول میں چھائے سنجیدگی کے تاثر کو ختم کرنے کیلیے رومان نے بات بدل دی۔۔۔

"تم مجھے دھتکارتی کیوں تھی۔۔۔۔؟ جب بھی میں نے تمہارے پاس آنے کی کوشش کی تب ہی تم نے مجھے دھتکارا۔۔۔۔۔"اس نے منہ پھلا کر شکوہ کیا۔ وہ اشک کو پھر سے تنگ کرنے لگ گیا تھا وہ جانتا تھا

اشک اس سے بہت پیار کرتی ہے۔ وہ اس کی مرضی سے اس کو چھونا چاہتا تھا اس کے اپنے ہونے کا احساس کرنا چاہتا تھا۔ وہ سب اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

''میں نے کبھی ایسے نہیں کیا مان۔۔'' وہ اس کے الزام سے تڑپ گ ئی ی. اور فوراً بولی۔

''دیکھو اب بھی تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو۔'' اس نے کہا اور جو دو قدم کا فاصلہ ان میں تھا۔ وہ بھی ختم کر دیا اور اس کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے لیا۔

''ایم سو سوری مان۔۔۔!!!! میں نے آپ کو بہت تکلیف دی۔ ہر بار ہی آپ کو ہرٹ کیا۔ آپ کو سمجھنے میں غلطی کی۔۔ لیکن مجھے نہیں پتہ تھا پیار کا جب مجھے پیار ہوا تب پتہ لگا کہ ہر انسان برابر نہیں ہوتا ۔۔۔ ضروری نہیں سب برے ہوں۔ کچھ آپ جیسے بھی ہوتے ہیں مہربان، نرم دل۔۔۔ آپ نے ہی تو مجھے پیار کا مطلب سکھایا ہے مجھے پیار کرنا سھکایا ہے۔'' وہ بہت سادہ الفاظ میں اپنی محبت کا اظہار کرتی جا رہی تھی اور رومان اس کی اک اک بات دل سے سن رہا تھا۔۔

''اشک میں جانتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔ لیکن اس بات کا اقرار میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں لےے۔ پلیز کہہ دو۔۔۔'' اس نے گھمبیر آواز میں کہا اشک کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہو گ ئی ی تھی،

''آئی لو یو مان میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔''اس نے نگاہیں جھکا کر کہا اور اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کے شور سے تنگ آکر اس نے رومان کے سینے میں منہ چھپا کر آنکھیں موند لیں۔وہ اس کے منہ سے اظہار محبت سن کر ساکت سا کھڑا تھا،اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اشک اس کی ہو چکی تھی۔۔۔!

''اشک پھر سے کہو کہ تمہیں مجھ سے پیار ہے۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔ایسے لگتا ہے جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں اور جب میری آنکھ کھلی گی یہ خواب ٹوٹ جائے گا۔۔''اس نے اشک کے گرد بانہیں حمائل کر کے اس کو اپنے اور قریب کر کے اسکے کان میں دھیرے سے سرگوشی کی۔۔

''آئی لو یو۔۔۔۔''

''آئی لو یو۔۔۔۔''

''آئی لو یو میرے بس۔۔۔۔میرے مان جی۔۔۔۔!!!!''اس نے رومان عالم کے سینے میں سر چھپائے چھپا تین بار کہا اور پھر شرم سے سرخ ہوتی پیچھے کو بھاگی،رومان عالم نے اس کے گرد بانہوں کا گھیرا مزید تنگ کر دیا،اور گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

’’آئی لو یو ٹو اونلی مائن اشک۔۔۔۔!۔۔۔۔۔۔میں بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں، تمہارے لیے ہی تو میں موت سے لڑ کر آیا ہوں۔پلیز مجھ سے دور مت جانا میں جی نہیں پاؤ ں گا اب تمہارے بغیر۔۔‘‘

’’میں کبھی نہیں جاؤ ں گی آپ سے دور۔۔‘‘اس نے دھیمے آواز میں کہا اور اس کی مظبوط بانہوں کے گھیرے سے باہر نکل گئی، وہ جو بے خود سے کھڑا تھا اس کو دور جاتے دیکھ کر گھورنے لگا۔۔

’’کدھر جا رہی ہو۔۔۔؟ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ میں کہیں نہیں جاوں گی اور ابھی دور ہو گ ئی ی ہو دس از ناٹ ف ئی یر۔۔۔‘‘اس نے منہ پھلا کر شکوہ کیا وہ جھینپ گ ئی ی اور پھر اس کا پھلا ہوا منہ دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔اس کو ہنستے دیکھ کر رومان کے دل میں سکون اتر آیا۔۔۔رومان نے شاپنگ بیگز جو کچھ دیر پہلے لا کر بستر پہ رکھے تھے اٹھا کر اشک کے سامنے لہرائے۔۔۔

"یہ کیا ہے ؟""اشک نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

"کل عید ہے آج اپنی وائف کیلیے عید کی ساری شاپنگ کر کے لایا ہوں کل بالکل نئ نویلی دلہن کیطرح سجنا پڑے گا بولو سجو گی نا؟""

اشک حیرت وانبساط کی تصویر بنی دیکھتی رہی پھر دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"یہ شادی کا گفٹ جو اس دن آپکی بے اعتنائی کی وجہ سے دے نہیں پایا تھا۔۔۔"

رومان عالم نے ایک باکس میں سے دلکش ڈیزائن کے کنگن نکال کر اسکی کلائی میں پہنائے اور پھر دوسری کلائی تھام کر نہایت نرمی سے ان میں ہر رنگ کی کانچ کی چوڑیاں پہنانے لگا۔۔۔وہ شرم وحیا کے حصار میں لپٹی نظریں جھکا گئی اسکے چہرے پہ پھیلے دلکش رنگ رومان کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکے

۔۔۔

عید کے روز خوب صورت کلائیاں جب کھنکتی چمکتی کانچ کی ست رنگی چوڑیوں سے سج جائیں، تو ہر طرف دھنک رنگ بکھر جاتے ہیں۔ماحول میں چوڑیوں کی کھنک نہ ہو تو میٹھی میٹھی عید ادھوری لگتی ہے، نازک ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں خوشیوں بھرے تہوار کی آمد کی اطلاع دیتی ہیں۔

"لانے کو مہنگی سے مہنگی چوڑیاں بھی لا سکتا تھا مگر اس لیے یہ سات رنگ کی چوڑیاں لایا کیونکہ مجھے لگتا ہر رنگ تمہارے ہونے سے ہے تمہارے ہونے سے ان میں دلکشی ہے۔یہ سات رنگ تمہارے چہرے پر چھلکتے ہیں تو قوس قزح بنتی ہے اور اس قوس قزح کو ہمیشہ قائم رکھنے کا وعدہ کرتا ہوں" وہ چاشنی سے لبریز آواز میں اسکی سماعتوں میں رس گھول رہا تھا ساتھ ساتھ ساری کانچ کی چوڑیاں اسکی کلائی میں پہنا چکا تو دھیرے سے جھک کر اسکی چوڑیوں سے سجی کلائی پہ لب رکھ کہ اپنی محبت کی مہر ثبت کر دی

۔۔۔

اشک بیحد مسرور تھی۔

"میرا نام نہیں لکھا اس میں """رومان اسکی ہتھیلیوں کو بغور دیکھتے سوال کر رہا تھا۔۔۔

"ڈھونڈھ لیں """اس نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر کہا اور نظریں جھکا لیں۔

"واہ۔۔۔دل سے دل تک"

اپنا نام اسکے ہاتھ میں بنے ڈیزائن کے دل میں لکھے دیکھ وہ سرشاری سے مسکرایا۔۔۔اسکے رگ و پے میں سکون سا سرائیت کر گیا۔اس نے اشک کا ہاتھ اپنے چہرے کے قریب کیے حنا کی محسور کن مہک کو اپنی سانسوں میں اتارا تھا۔۔۔

وہ اپنے پروردگار کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔وہ اپنی دھڑکنوں کو قرار دیتی بھاگنے کو تھی کہ رومان نے اسکی کلائی تھام کر اسے جانے سے روک دیا۔۔۔

"عیدی نہیں لو گی ؟"""

وہ براہ راست اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا اسکی آنکھوں میں شوریدہ جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آباد تھا۔۔

"کیا ملے گا عیدی میں ؟""" وہ بوکھلا کر بولی۔۔۔

"قریب آؤ۔۔۔!!!توبتاؤں۔۔۔!!!!""" محبت،چاہت،پیسے یا گفٹ حکم کریں""" وہ کہتے ہوئے دلکش سا مسکرایا۔۔۔

"سب کچھ """ وہ نظریں جھکا کر شرما دی۔۔۔۔

"سب کچھ ملے گا مگر ایسے نہیں""" وہ بھی مبہم سا مسکرایا۔۔۔

چاند نظر آگیا۔۔۔۔چاند نظر آگیا۔۔۔۔!!!!

باہر سب نے عید کا چاند نظر آنے پہ شور مچادیا۔۔۔

"جائیں چاند دیکھ لیں""" اشک نے اسکی بولتی نگاہوں سے نظریں چراتے ہوئے اسکا دھیان بھٹکانا چاہا ۔۔۔۔

"میرا چاند تو میرے پہلو میں ہے،اسکے ساتھ عید مناؤں گا"""

وہ اک آبرو اچکا کر ذومعنی انداز میں بولا۔اشک کے چہرے پہ دھنک رنگ پھیلے تھے۔۔۔

میں تیرا حسن جہاں سوز مکمل کر کہ

چند لمحوں کے لیے تجھے پیار سے دیکھوں

اک انگلی سے اٹھاؤں تیری تھوڑی جاناں

اور دھیرے سے تجھے عید مبارک کہہ دوں ❤

" رسم دنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے "وہ اپنی دونوں بانہیں پھیلائے کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ جھجھکی تھی، مگر دل میں سکون سا سرائیت کر گیا یہ سوچ کر کہ وہ اسکا محرم اسکا محافظ اسکا سائبان ہے

وہ آگے بڑھی اور آہستگی سے اپنے سائبان میں سما گئی۔۔۔۔

اس نے سارے فاصلے مٹا کر اشک کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

وہ رومان کی لائی گئیں عید کی چیزیں دیکھ رہی تھی سب چیزیں بہت خوبصورت تھیں۔

وہ یکدم سنجیدہ ہو گیا، اشک نے یہ بات نوٹ کی تھی۔۔ وہ بستر پہ نیم دراز سا تھا۔۔۔۔

''کیا ہوا۔۔۔۔۔؟''

''میں جانتا ہوں اشک تمہیں مجھ سے پیار ہے، لیکن پھر بھی میری دھڑکنیں تمہارے ہونے کا احساس چاہتی ہیں۔ تمہارے وجود سے اپنی تکمیل چاہتی ہیں، کیا تم ایسے کرنے میں میری مدد کرو گی؟ میں تمہیں تمہاری مرضی سے چھونا چاہتا ہوں، ہمارے بیچ جو بھی فاصلے ہیں میں وہ مٹانا چاہتا ہوں۔۔''وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔ اشک اس کی بات کا مطلب سمجھ گ ئ ی تھی،

"مان میں دل و جان سے آپ کی ہو گ ئی ی ہوں۔۔۔اور اب مجھ سمیت میری ہر چیز پر آپ کا حق ہے۔۔"اس نے بڑی خوبصورتی سے اظہار کر کے اپنا آپ اس کو سونپ دیا تھا، یہ سب کہتے ہوئے اس کے پلکیں ہولے ہولے لرز رہی تھیں۔۔

"اشک۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کی باتیں سن کر رومان نے اپنی دونوں بانہیں وا کر کے بڑے جذبے سے اس کو پکارا۔

اشک نے اس کی طرف دیکھا وہ بانہیں کھولے اسے ہی دیکھ رہا تھا، وہ بھاگ کر اس کی بانہوں میں سما گ ئی ی، اس نے اپنا سب کچھ کے سپرد کر دیا تھا اب تو وہ ہی اس کا سب کچھ تھا تو پھر اس کو قبول کرنے میں شرم کیسی۔۔۔۔۔۔؟"وہ اس کی بانہوں میں پر سکون سی بستر پہ اسکے ساتھ نیم دراز تھی ۔۔۔۔وہ اسکے ریشمی گیسوؤں میں دھیرے دھیرے انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔۔۔

"اور میری عیدی؟"

رومان نے اسکی سرخیاں چھلکاتے چہرے کو بغور تکتے سوال کیا۔۔۔۔

"کیا چاہیے؟؟؟؟

اشک نے جھکی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو آپکا دل چاہے"

وہ اپنے لبوں پہ انگلی رکھتے شرارت آمیز انداز میں بولا

"میری وفا، محبت اور باقی سب صرف بھی صرف آپکا۔۔۔۔"

اس نے دل بڑا کر کہ کہہ دیا تھا مگر گھنی مژگانیں شرم کے بوجھ تلے دبی رخساروں پر محور قصاں تھیں ۔اس کے اتنے پیارے خود سپردگی کے اظہار پہ رومان عالم دل سے مسکرایا اور اسے کسی کانچ کی گڑیا کیطرح نرمی سے اپنی پناہوں میں سمیٹ لیا۔۔۔

رومان بھی آج بہت خوش تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے اشک کا دل جیت لیا تھا۔۔اب وہ تن من دھن سے اس کی ہو چکی تھی۔

باہر کھڑکی کے پار چمکتا چاند رات کا چاند بھی ان کے انوکھے ملن پر مسکراتا تھا۔۔۔۔۔!